مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ختمِ نبوّت

ہفت روزہ
کراچی

مسئلہ ختم نبوۃ

"مسئلہ ختم نبوت جان اسلام اور روح قرآن ہے۔
اگر مسلمان عقیدہ ختم نبوت سے بال برابر اِدھر اُدھر ہو جائیں گے تو پھر نہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن باقی رہتا ہے اور نہ ہی خدا تعالیٰ کا وہ تقدس اور توحید باقی رہتی ہے۔ جن پر آدم علیہ السلام سے لے کر حضور ختمی المرتبت ﷺ تک تمام انبیاء علیہم السلام متفق ہیں"

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

جلد ۱
۱۱ محرم الحرام تا ۱۷ محرم الحرام ۱۴۰۳ھ بمطابق ۲۹ اکتوبر تا ۴ نومبر ۱۹۸۲ء
شمارہ ۲۱/۵

خصائل نبوی شرح شمائل ترمذی

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے خضاب فرمانے کا ذکر

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب رحمہ اللہ

۸ حدثنا احمد بن منیع حدثنا سریج بن النعمان حدثنا حماد بن سلمۃ عن سماک بن حرب قال قیل لجابر بن سمرۃ اما کان فی رأس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیب قال لم یکن فی رأس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیب الا شعرات فی مفرق رأسہ اذا دھن واراھن الدھن۔

حضرت جابرؓ سے کسی نے پوچھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں سفید بال تھے۔ انہوں نے کہا کہ صرف چند بال مانگ پر تھے جو تیل لگانے کی حالت میں ظاہر نہیں ہوتے تھے۔

فائدہ یہ روایت بظاہر اس روایت کے کچھ خلاف ہے جو حضرت انسؓ سے شروع باب میں گزری ہے لیکن کوئی ایسا اشکال نہیں اس لئے کہ وہ دو چار بال مانگ میں تھے۔ جو بالوں میں مستور ہو جاتے تھے اور تیل نہ ملنے کے وقت ظاہر ہوتے تھے اس لئے اگر کسی روایت میں ان کا ذکر نہ ہو تو کچھ مضائقہ نہیں۔

باب ما جاء فی خضاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حدثنا احمد بن منیع حدثنا ھشیم حدثنا عبد اللہ بن عمیر عن ایاد بن لقیط قال اخبرنی ابو رمثۃ قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع ابن لی فقال ابنک ھذا فقلت نعم اشھد بہ قال لا یجنی علیک ولا تجنی علیہ قال ورأیت الشیب احمر قال ابو عیسٰی ھذا احسن شئ روی فی ھذا الباب وافسر لان الروایات الصحیحۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یبلغ الشیب وابو رمثۃ اسمہ رفاعۃ بن یثربی التیمی

فائدہ اس بارے میں مختلف روایتیں ہیں امام ترمذیؒ نے ان سے چار حدیثیں اس باب میں ذکر فرمائی ہیں ان ہی روایات مختلفہ کی بناء پر علماء میں بھی اختلاف ہوا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب فرمایا یا نہیں۔ اکثر حضرات کے نزدیک امام ترمذی کا میلان خضاب نہ کرنے کی طرف ہے۔ حنفیہ بھی اسی طرف مائل ہیں چنانچہ درمختار میں اسکی تصریح ہے۔ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خضاب نہ کرنا زیادہ صحیح ہے اور علامہ شامی نے اس کی یہی وجہ بتلائی ہے۔ کہ حضور کی ڈاڑھی اور سر مبارک میں بخاری وغیرہ کی روایت کے موافق سترہ بال سفید تھے اور بیجوری شافعی شارح شمائل اس کے قائل ہوتے ہیں کہ حضور نے کبھی کبھی خضاب فرمایا اور اکثر نہیں کیا

مسئلہ:۔ علماء حنفیہ کے نزدیک خضاب مستحب ہے لیکن مشہور قول کے موافق سیاہ خضاب مکروہ ہے۔ اور علماء شافعیہ کے نزدیک خضاب سنت ہے۔ مگر سیاہ خضاب حرام ہے۔

ا۔ ابو رمثہ کہتے ہیں کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے لڑکے کو ساتھ لے کر حاضر ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا یہ تیرا بیٹا ہے انہوں نے عرض کیا کہ ہاں یہ میرا بیٹا ہے آپ اس کے گواہ رہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی جنایت کا بدلہ تجھ پر نہیں

(جاری ہے)

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی

زیر سرپرستی
حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم
سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مدیر مسئول
عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مجلس ادارت
مفتی احمد الرحمان
مولانا محمد یوسف لدھیانوی
ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر
مولانا بدیع الزمان
مولانا منظور احمد الحسینی

مینیجر
علی اصغر چشتی صابری، ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

فی پرچہ:۔ ڈیڑھ روپیہ

بدل اشتراک

سالانہ	۶۰ روپیہ
ششماہی	۳۵ روپیہ
سہ ماہی	۲۰ روپیہ

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۲۱۰ روپیہ
کویت، اومان، شارجہ دوبئی، اردن اور شام	۲۴۵ روپیہ
یورپ	۲۹۵ روپیہ
اسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۲۷۰ روپیہ
افریقہ	۲۴۰ روپیہ
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپیہ

رابطہ دفتر
دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش کراچی ۳

ناشر:۔ عبدالرحمٰن یعقوب باوا
طابع:۔ کلیم الحسن نقوی انجمن پریس کراچی
مقام اشاعت:۔ A/۲۰ سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ، کراچی

فہرست

خصائل نبوی ؐ	شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب	۲
ابتدائیہ	عبدالرحمٰن یعقوب باوا	۳
امام ابن تیمیہ رحؒ	مولانا تاج محمد صاحب	۹
قادیانی جنازہ	مولانا محمد یوسف لدھیانوی	۷
کاروان ختم نبوت	ادارہ	۱۲
قومی اخبارات کا مطالعہ	″	۱۴
ربوہ کانفرنس	منظور احمد الحسینی	۱۵
حیات عیسٰی	مولانا محمد یوسف لدھیانوی	۱۷
حضرت بنوری ؒ کی یادگار تحریر (مولانا محمد یوسف بنوری ؒ)		۱۹
کفریات مرزا	مولانا نور محمد زمان	۲۱
افادات	عارف باللہ ڈاکٹر عبدالحی صاحب	۲۳
نظم	مسلم غازی	۲۴

شعبہ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی
حافظ گلزار احمد
غلام یٰسین نجم

اداریہ

کیا یہ اشتعال انگیزی نہیں ہے؟

قادیانی امت نے اپنے سربراہ مرزا طاہر احمد کی بیرونی دورے سے واپسی پر جس طرز عمل کا مظاہرہ کیا اور لاہور ائرپورٹ کی انتظامیہ نے انکو جو سہولتیں اور رعائتیں دیں ـــــ اس پر ہر ذی شعور اور حساس مسلمان کی طرف سے صدائے احتجاج بلند کرنا فطری امر ہے۔ اور وہ یہ سوال کرنے میں حق بجانب ہیں کہ ایسے ٹولے کے سربراہ کو جس نے مسلمانان پاکستان کے اس متفقہ فیصلے کو جس میں ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے تسلیم نہیں کرتا" لاہور ائرپورٹ کے انتظامیہ کی طرف سے انہیں رعائتیں دینے کا کیا جواز ہے؟

مرزا طاہر کی لاہور آمد پر (قادیانی روزنامہ الفضل کے مطابق) ان کو جہاز سے پی آئی اے کی نیکلے رنگ کی کار میں سوار کرانا اور ان کو وی آئی پی لاؤنج میں لانا اور پھر استقبال کے لئے آنے والے مرزائیوں کا "احمدیت زندہ باد" کے نعرے بلند کرنا، یہ سب باتیں اشتعال انگیز نہیں ہیں تو کیا ہیں! اس واقعہ کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔ ہم اس کو سخت تشویش کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

اس سے قبل بھی کراچی ائرپورٹ پر آنجہانی مرزا ناصر کو (۶-۱۰-۷) وی آئی پی لاؤنج استعمال کرنے کی رعایت دی جاتی رہی ہے ہم نے اس وقت بھی احتجاج کیا تھا۔ ہم یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ آخر ان قادیانیوں کو اس طرح کی سہولتیں کس بنیاد پر دی جا رہی ہیں؟ اس کی وجہ کہیں یہ تو نہیں ہے کہ اکثروبیشتر کلیدی عہدوں پر فائز قادیانی حضرات اپنے عہدوں کو ناجائز اور جماعتی مفاد کے لئے استعمال کرتے ہیں؟ وی آئی پی لاؤنج کا حق استعمال پاکستان کے ممتاز باعزت شہری کلیدی عہدوں پر فائز افسران، (جو پاکستان کے آئین اور قوانین کا احترام کرتے ہوں) اور غیر ملکی مہمانان کرام کے لئے ہے لیکن ایک ایسا فرد جو مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچاتا ہو، ملک و ملت اور اسلام کے خلاف بغاوت کرتا ہو۔ وی آئی پی لاؤنج کے استعمال کا بالکل حق نہیں رکھتا۔

ہم لاہور ائرپورٹ کی انتظامیہ سے سخت ترین الفاظ میں احتجاج کرتے ہیں کہ آئندہ مرزائیوں کے کسی بھی فرد کو ایسی رعائتیں اور سہولتیں ہرگز فراہم نہ کی جائیں۔

ہم نہ صرف اس موقع پر قادیانی امت کے لاہور ائرپورٹ پر کھلے عام نعروں کے بلند کرنے پر پُر زور احتجاج کرتے ہیں بلکہ ہمارے نزدیک یہ اشتعال انگیزی کی بدترین مثال ہے۔ حکومت کو چاہیئے کہ اس واقعہ کا فوراً نوٹس لے کر ذمہ دار افراد سے جواب طلبی کرے اور ان افراد کو قرار واقعی سزا دے۔ مزیدبراں قادیانی امت کی طرف سے آئے دن اشتعال انگیز تحریروں کی اشاعت کا سلسلہ بھی برابر جاری ہے۔ ہم نے اس مسئلے پر پہلے بھی حکومت کی توجہ مبذول کرائی تھی کہ اسلامی اصطلاحات کا استعمال بند کرایا جائے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مرزائیوں نے مسلمانوں کے کسی بھی فیصلے کو نہ ماننے کا تہیہ کر رکھا ہے۔

الفضل کی تازہ اشاعتوں میں اسلامی اصطلاحات کا بے دریغ استعمال کیا گیا ہے۔ مرزائے قادیانی کے لئے "علیہ السلام" کی اصطلاح کا استعمال دوبارہ شروع ہو گیا ہے اور مرزائے قادیانی کے رفقاء کے بارے میں "اصحاب احمد"

یا "رضی اللہ عنہ" کا استعمال بھی ساتھ ساتھ کیا جا رہا ہے ۔ یہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور صحابہ کرامؓ کی شان میں کھلی گستاخی ہے ۔ "خلافت ثالثہ" اور خلافت رابعہ" کی اصطلاح لکھنا تو مرزائیوں کا معمول بن چکا ہے۔

ہم حکومت کے ذمہ دار حضرات سے عرض کریں گے کہ "الفضل" اور قادیانیوں کے دوسرے جرائد کی اشاعت کا نوٹس لے اور مسلمانانِ پاکستان کے جذبات کے منافی مواد کی اشاعت کو بند کرائے ۔ اس کے علاوہ مرزائیوں کا تمام لٹریچر فوری طور پر ضبط کیا جائے ۔

ان مطالبات کو بھی پورا کیجئے

کوئٹہ "ختم نبوت" کانفرنس نے اپنی قرار داد میں مطالبہ کیا ہے کہ "قادیانیوں کے دونوں گروپ (قادیانی ، لاہوری) اپنے لٹریچر میں برابر اپنے آپ کو مسلمان کہہ اور لکھ رہے ہیں اور اس طرح ۷۴ء کی آئینی ترمیم کی دھجیاں بکھیر رہے ہیں لہٰذا ان دونوں گروپوں کے اس غیر قانونی فعل کو قابلِ تعزیر جرم قرار دیا جائے"

سیالکوٹ سے بھی ہمیں جناب منظور الٰہی ملک امیر مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کا ایک مراسلہ موصول ہوا ہے اس میں بھی تقریباً اسی قسم کا مطالبہ کیا گیا ہے ۔ انہوں نے اپنے مطالبہ کو قرار داد کی شکل میں ربوہ میں منعقد ہونے والی ختم نبوت کانفرنس میں بھی پیش کیا تھا ۔ اُن کا مطالبہ یہ ہے کہ قادیانیوں پر خود کو مسلمان ظاہر کرنے ، اپنے مذہب کو اسلام کا نام دینے ، قرآنِ پاک چھاپنے ، فروخت کرنے ، مفت تقسیم کرنے اور مسجد کے نام سے اپنی عبادت گاہ تعبیر کرنے پر پابندی لگائی جائے اور اس کی خلاف ورزی پر پانچ سال قید اور پچاس ہزار روپے جرمانہ کی سزا دی جائے ۔

ہم ان تجاویز اور مطالبات کی بھرپور تائید کرتے ہیں ۔ اس قسم کے مطالبات پورے ملک میں ہو رہے ہیں ۔ اس سلسلے میں مسلمانان پاکستان کو سخت تشویش ہے۔انکی تشویش بھی بجا ہے کیونکہ گذشتہ پچیس سال سے پاکستان کے مسلمانوں کا مطالبہ تھا کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور یہ کم سے کم مطالبہ تھا ورنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے مسیلمہ کذاب کے خلاف جہاد کیا اس کو کیفر کردار تک پہنچایا ۔ مفکر اسلام علامہ اقبال علیہ الرحمۃ نے سب سے پہلے مطالبہ کیا تھا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے ۔

حقیقت یہ ہے کہ قادیانی امت نے عالم اسلام کے اس فیصلے کو آج تک تسلیم ہی نہیں کیا اور وہ اس کے خلاف بغاوت کرکے "کافر محارب" کی حیثیت اختیار کر چکے ہیں اپنے اخبارات اور لٹریچر میں "احمدی مسلمان" برابر لکھ رہے ہیں ۔ قادیانیوں کو یہاں تک کہتے سنا گیا ہے کہ "ہمیں غیر مسلم اقلیت قرار دینے والے سرکاری مسلمان اور ہم اصلی مسلمان ہیں" اس سے قبل مرزائیوں کا یہ اعلان بھی ہمارے ریکارڈ میں محفوظ ہے ۔ جس میں کہا گیا ہے کہ "ہم احمدی مسلمان ہی کہلا سکتے ہیں"

آنجہانی مرزا ناصر نے لندن میں ایک پریس کانفرنس میں یہ بتایا تھا کہ "اللہ نے ۷۴ء کی ترمیم منسوخ کر دی ہے" کیا یہ تمام باتیں آئینی ترمیم ۲ کی دھجیاں بکھیر دینے کے لئے کافی نہیں ہیں ۔ حکومت کو چاہئے کہ اس مسئلے پر سنجیدگی سے غور کرے ۔ اور مسلمانان پاکستان کی ان شکایتوں کا ازالہ کرے ۔تاکہ کفر اور اسلام کے درمیان جو امتیازی لکیر کھینچی گئی ہے وہ برقرار رہے اور مرزائیت کی شناخت میں مشکل پیش نہ آئے ۔

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

ختم نبوت

امام ابن تیمیہ اور نزولِ مسیحؑ

از: حضرت مولانا تاج محمد فقیر والی

مرزا غلام احمد قادیانی اپنی کتاب "کتاب البریہ" کے صفحہ ۱۸۹ کے حاشیہ پر لکھتے ہیں کہ "فاضل و محدث و مفسر ابن تیمیہ جو اپنے وقت کے امام ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے قائل ہیں۔"

امام ابن تیمیہ کی تصانیف "الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح" اور "زیارۃ القبور" عربی زبان میں ہیں۔ ہم قارئین کرام کی سہولت کیلئے بقید صفحہ چند حوالہ جات کا اردو ترجمہ پیش کئے دیتے ہیں تاکہ قارئین کرام اندازہ کر سکیں کہ مسیح قادیان کا بیان کس حد تک صداقت پر مبنی ہے۔

۱۔ ترجمہ:۔ "اور صحیح میں یہ بھی ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ بن مریم آسمان سے سفید منارہ شرقی دمشق پر اتریں گے پس صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کر دیں گے، اور جزیہ موقوف کر دیں گے۔ مسیح علیہ السلام مسیح الضلالہ کانے دجال کو باب لد کے قریب قتل کریں گے۔"

(الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح صفحہ ۲۲ ج ۱)

۲۔ ترجمہ:۔ "اور کہا جاتا ہے کہ انطاکیہ ان بڑے شہروں میں سے پہلا شہر ہے جس کے باشندے مسیح علیہ السلام پر ایمان لائے اور یہ مسیح علیہ السلام کے اٹھائے جانے کے بعد تھا۔"

(الجواب الصحیح صفحہ ۳۶۰ ج ۱)

۳۔ ترجمہ:۔ "جب مسیح علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں نازل ہوں گے تو انہیں حکم کریں گے مگر مطابق شریعت محمدی کے۔"

(الجواب الصحیح صفحہ ۳۶۱ ج ۱)

۴:۔ ترجمہ:۔ کہتے ہیں کہ "تحقیق اللہ تعالیٰ نے انبیاء مرسلین کی زبان پر خبر دیا جو نبی مسیح کے پاکیزہ کنواری مریم کے شکم سے پیدا ہونے کی خبر دی تھی اور یہ تمام اس کے افعال جو زمین میں کرتا رہا اور اس کے آسمان پر چڑھ جانے کی خبر دی تھی اور یہ خبریں تمام یہود کے پاس محفوظ ہیں، سب کو مانتے ہیں۔ اپنی کتب میں اقرار کرتے ہیں، ایک کلمہ کا بھی انکار نہیں کرتے۔ پس کہا جائے گا کہ اس امر میں مسلمانوں کا بھی کوئی تنازعہ نہیں، اس میں شک نہیں کہ مسیح علیہ السلام یقیناً کنواری مریم تارک الدنیا کے شکم سے جسکو کسی آدمی نے ہاتھ نہیں لگایا پیدا ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر نشانات ظاہر کئے اور تحقیق وہ آسمان کی طرف چڑھ گئے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں خبر دی ہے۔"

(الجواب الصحیح صفحہ ۱۹۲ ج ۲)

۵:۔ ترجمہ:۔ پس تحقیق بنی اسرائیل رسوا ہو چکے تھے بسبب تحریف و تبدیل کے پس جب حق تعالیٰ نے مسیح علیہ السلام کو حق کے ساتھ بھیجا تو اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہوا جو مسیح علیہ السلام کے پیرو ہوئے تھے اور مسیح علیہ السلام خود بھی ان کے ساتھ نہیں رہے بلکہ آسمان پر اٹھائے گئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نصرت و اعانت کے ساتھ مسیح علیہ السلام کے تابعداروں کے ساتھ تھا۔"

(الجواب الصحیح ج ۲ صفحہ ۲۱۰)

۶:۔ ترجمہ:۔ بخاری و مسلم میں وارد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہے کہ ابن مریم اترے گا، حاکم، عادل، پیشوا، انصاف کرنے والا، صلیب کو توڑیگا خنزیر کو قتل کرے گا، جزیہ موقوف کرے گا۔ اور آیت قرآنی وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم ...... الخ اس آیت میں بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسیح علیہ السلام کو زندہ اٹھا لیا اور قتل سے بچا لیا، اور بیان فرمایا کہ مسیح علیہ السلام کے فوت ہونے سے پیشتر ایمان لائیں گے اسی طرح قولہ تعالیٰ ومطھرک من الذین کفروا۔ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام مر چکے ہوتے تو تطہیر کا کوئی معنی نہیں ہے۔ اس لئے کہ وفات سے تطہیر ہر کسی کی ہوتی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کوئی خصوصیت نہیں ہے، اور لفظ توفی لغت عرب میں اس کے معنی پورا لینا اور قبض کرنا ہے، اور یہ تین طرح ہو سکتا ہے:۔ (۱) قبض فی النوم (۲) قبض فی الموت (۳) قبض روح و بدن تمام۔ پس مسیح علیہ السلام اسی قبض کے سبب سے زمین کے بسنے والوں کے حال کی طرح ان کا حال نہیں ہے، زمین میں بسنے والے کھانے پینے، پیشاب پاخانہ کی طرف محتاج ہیں۔ پس مسیح علیہ السلام کا قبض (روح بدن) دوسرے آسمان پر ہے تاکہ اس کے نازل ہونے تک اسی وجہ سے لوازمات بشریہ سے صرف محتاج نہیں ہے جیسے زمین میں بسنے والے محتاج ہیں۔

(الجواب الصحیح صفحہ ۲۸۳ ج ۲)

۷۔ ترجمہ:۔ میں کہتا ہوں آدمی کا بدن کے ساتھ چڑھ جانا ثابت ہو چکا ہے مسیح عیسیٰ بن مریم کے بارے میں، پس چڑھ گیا وہ طرف آسمان کی اور عنقریب اتریگا طرف زمین کے اور نصاریٰ بھی مسلمانوں سے اس میں موافق ہیں۔ نصاریٰ بھی کہتے ہیں کہ بدن کے ساتھ

(باقی صفحہ ۲۲ پر)

قادیانی جنازہ

از: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

(۱) موضع داتہ ضلع مانسہرہ جو کہ ربوہ ثانی ہے۔ میں ایک مرزائی مسمی ڈاکٹر محمد سعید کے مرنے پر مسلمانان داتہ نے ایک مسلمان امام کے زیر امامت اس قادیانی کی نماز جنازہ ادا کی اور اس کے بعد قادیانیوں نے دوبارہ مسمی مذکورہ کا نماز جنازہ پڑھا شرعاً امام مذکورہ اور مسلمانوں کے متعلق کیا حکم ہے۔

(۲) مسلمان لڑکیاں قادیانیوں کے گھروں میں بیوی کے طور پر رہ رہی ہیں اور مسلمان والدین کے ان قادیانیوں کے ساتھ داماد اور سسرال جیسے تعلقات ہیں کیا شریعت محمدی کی رو سے ان کے ہاں پیدا ہونے والی اولاد حلالی ہو گی یا ولد الحرام کہلائے گی۔

(۳) عام مسلمانوں کے قادیانیوں کے ساتھ کافروں جیسے تعلقات نہیں۔ بلکہ مسلمانوں جیسے تعلقات ہیں ان کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے۔ کھاتے پیتے اور ان کی شادیوں اور ماتم میں شرکت کرتے ہیں۔ اور جب ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو السلام علیکم کہہ کر ملتے ہیں۔ شادی ماتم میں کھانے دیتے ہیں۔ فاتحہ میں شرکت کرتے ہیں۔ کیا شریعت محمدیہ کی رو سے وہ قابل مواخذہ ہیں یا کہ نہیں اور شرع کی رو سے وہ مسلمان بھی ہیں یا کہ نہیں؟ بینوا و توجروا۔

منجانب
مجلس تحفظ ختم نبوت داتہ
ضلع مانسہرہ

الجواب

جواب سے پہلے چند امور بطور تمہید ذکر کرتا ہوں۔

اول: جو شخص کفر کا عقیدہ رکھتے ہوئے اپنے آپ کو اسلام کی طرف منسوب کرتا ہو اور نصوص شرعیہ کی غلط سلط تاویلیں کر کے اپنے عقائد کفریہ کو اسلام کے نام سے پیش کرتا ہو اسے ”زندیق“ کہا جاتا ہے۔ علامہ شامی باب المرتد میں لکھتے ہیں:۔

فان الزندیق یموه کفره ویروج عقیدته الفاسدة ویخرجها فی الصورة الصحیحة وهذا معنی ابطان الکفر۔ (شامی ص ۲۴۲ ج ۳ طبع جدید)

کیونکہ زندیق اپنے کفر پر ملمع کیا کرتا ہے اور اپنے عقیدہ فاسدہ کو رواج دینا چاہتا ہے اور اسے بظاہر صحیح صورت میں لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے اور یہی معنی ہیں کفر کو چھپانے کے۔

اور امام الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ مسوّیٰ شرح عربی مؤطا میں لکھتے ہیں:۔

بیان ذالك ان المخالف للدین الحق ان لم یعترف به ولم یذعن له لا ظاهرا ولا باطنا فهو کافر۔ وان اعترف بلسانه وقلبه علی الکفر فهو المنافق۔ وان اعترف به ظاهرا، لکنه یفسر بعض ما ثبت من الدین ضرورة بخلاف ما فسره الصحابة والتابعون واجتمعت علیه الامة فهو الزندیق۔

شرح اس کی یہ ہے کہ جو شخص دین حق کا مخالف ہے اگر وہ دین اسلام کا اقرار ہی نہ کرتا ہو اور نہ دین اسلام کو مانتا ہو، نہ ظاہری طور پر اور نہ باطنی طور پر، وہ تو کافر کہلاتا ہے اور اگر زبان سے دین کا اقرار کرتا ہو لیکن دین کے بعض قطعیات کی ایسی تاویل کرتا ہو جو صحابہ و تابعین اور اجماع امت کے خلاف ہو تو ایسا شخص ”زندیق“ کہلاتا ہے۔

آگے تاویل صحیح اور تاویل باطل کا فرق کرتے ہوئے شاہ صاحب لکھتے ہیں۔

ثم التاویل تاویلان تاویل لا یخالف قاطعا من الکتاب والسنة و

پھر تاویل کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ تاویل جو کتاب و سنت اور اجماع امت سے ثابت شدہ کسی قطعی مسئلہ

اتفاق الامۃ، وتاویل یصادم کے خلاف نہ ہو۔ اور دوسری وہ ماثبت بقاطع فذالک الزندقہ تاویل جو ایسے مسئلے کے خلاف ہو جو دلیل قطعی سے ثابت ہے، پس ایسی تاویل "زندقہ" ہے۔

آگے زندیقانہ تاویلوں کی مثالیں ذکر کرتے ہوئے شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں۔

اوقال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبوۃ ولکن معنی ھذا الکلام انہ لا یجوز ان یسمی بعدہ احد بالنبی. واما معنی النبوۃ وھو کون الانسان مبعوثا من اللہ تعالیٰ الی الخلق مفترض الطاعۃ معصوما من الذنوب ومن ابقاء علی الخطا فیما یری فھو موجود فی الامۃ بعدہ فھو الزندیق	یا کوئی شخص یوں کہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بلا شبہ خاتم النبیینؐ ہیں لیکن اس کا مطلب یہ ہے کہ آپؐ کے بعد کسی کا نام نبی نہیں رکھا جائے گا۔ لیکن نبوت کا مفہوم یعنی کسی انسان کا اللہ تعالیٰ کی جانب سے مخلوق کی طرف مبعوث ہونا۔ اس کی اطاعت کا فرض ہونا اور اس کا گناہوں سے اور خطا پر قائم رہنے سے معصوم ہونا، یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی امت میں موجود ہے تو یہ شخص زندیق ہے۔

(مسوی ج ۲ ص ۱۳۰)

خلاصہ یہ کہ جو شخص اپنے کفریہ عقائد کو اسلام کے رنگ میں پیش کرتا ہو۔ اسلام کے قطعی و متواتر عقائد کے خلاف قرآن و سنت کی تاویلیں کرتا ہو ایسا شخص "زندیق" کہلاتا ہے۔

دوم: زندیق مرتد کے حکم میں ہے بلکہ ایک اعتبار سے زندیق، مرتد سے بھی بدتر ہے کیونکہ اگر مرتد توبہ کرکے دوبارہ اسلام میں داخل ہو تو اس کی توبہ بالاتفاق قبول ہے۔ لیکن زندیق کی توبہ کے قبول ہونے یا نہ ہونے میں اختلاف ہے۔ چنانچہ درمختار میں ہے۔

(وکذا الکافر بسبب الزندقۃ)

لا توبۃ لہ وجعلہ فی الفتح ظاھر المذھب لکن فی حظر الخانیۃ الفتوی علی انہ (اذا اخذ) الساحر والزندیق المعروف الداعی قبل توبتہ ثم تاب لم تقبل توبتہ و یقتل، ولو اخذ بعدھا قبلت (شامی ص۲۴۲ ج ۴)	اور اسی طرح جو شخص زندقہ کی وجہ سے کافر ہو گیا ہو اسکی توبہ قابل قبول نہیں۔ اور فتح القدیر میں اسکو ظاہر مذہب بتایا ہے۔ لیکن فتاویٰ قاضی خان کی کتاب الحظر میں ہے کہ فتویٰ اس پر ہے جب جادوگر اور زندیق، جو معروف اور داعی ہو توبہ سے پہلے گرفتار ہو جائیں اور پھر گرفتار ہونے کے بعد توبہ کریں تو ان کی توبہ قبول نہیں بلکہ ان کو قتل کیا جائے گا اور اگر گرفتاری سے پہلے توبہ کر لی تھی تو توبہ قبول کی جائیگی۔

البحر الرائق میں ہے۔

لا تقبل توبۃ الزندیق فی ظاھر المذھب وھو من لا یتدین بدین...... وفی الخانیۃ قالوا ان جاء الزندیق قبل ان یوخذ فاقرانہ زندیق فتاب عن ذالک تقبل توبتہ وان اخذ ثم تاب لم تقبل توبتہ و یقتل۔ (ص ۱۳۶ ج ۵)	ظاہر مذہب میں زندیق کی توبہ قابل قبول نہیں اور زندیق وہ شخص ہے جو دین کا قائل نہ ہو...... اور فتاویٰ قاضی خاں میں ہے کہ اگر زندیق گرفتار ہونے سے پہلے خود آکر اقرار کرے کہ وہ زندیق ہے، پس اس سے توبہ کرے تو اس کی توبہ قبول ہے اور اگر گرفتار ہوا، پھر توبہ کی تو اس کی توبہ قبول نہیں کی جائیگی بلکہ اسے قتل کیا جائیگا۔

سوم:۔ قادیانیوں کا زندیق ہونا بالکل واضح ہے کیونکہ ان کے عقائد اسلامی عقائد کے قطعاً خلاف ہیں۔ اور وہ قرآن و سنت کے نصوص میں غلط سلط تاویلیں کرکے جاہلوں کو یہ باور کراتے ہیں کہ خود تو وہ پکے سچے مسلمان ہیں۔ ان کے سوا باقی پوری کی پوری امت گمراہ اور کافر و بے ایمان ہے۔

(۱) چنانچہ اسلام کا قطعی عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ آپؐ کے بعد کوئی شخص منصب نبوت پر فائز نہیں ہو سکتا اس کے برعکس قادیانی اس قطعی عقیدے کے منکر ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مانتے ہیں، اور قرآن و سنت میں تحریف کرکے قادیانی نبوت کو ثابت کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔

(۲) اسلام کا قطعی عقیدہ ہے کہ وحی نبوت کا دروازہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بند ہو چکا ہے اور جو شخص آپؐ کے بعد وحی نبوت کا دعویٰ کرے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے لیکن قادیانی مرزا غلام احمد کی خود تراشیدہ وحی پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور اسے قرآن کریم

کی طرح قطعی مانتے ہیں۔ قرآن کریم کے ناموں میں سے ایک نام "تذکرہ" ہے۔ قادیانیوں نے مرزا غلام احمد کی "وحی" کو ایک کتاب کی شکل میں مرتب کیا ہے اور اس کا نام "تذکرہ" رکھا ہے۔ یہ گویا قادیانی قرآن ہے۔ نعوذ باللہ۔

(۳) اسلام کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد معجزہ دکھانے کا دعویٰ کفر ہے۔ کیونکہ معجزہ دکھانا صرف نبی کی خصوصیت ہے پس جو شخص معجزہ دکھانے کا دعویٰ کرے وہ مدعی نبوت ہونے کی وجہ سے کافر ہے۔ شرح فقہ اکبر میں علامہ علی القاری رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔

التحدی فرع دعوی	معجزہ دکھانے کا دعویٰ فرع ہے
النبوة ودعوى النبوة بعد نبینا	دعویٰ نبوت کی اور نبوت کا دعویٰ
صلی اللہ علیہ وسلم کفر	ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
بالاجماع	بعد بالاجماع کفر ہے۔

(ص ۲۰۲)

اسکے برعکس قادیانی، مرزا غلام احمد کی وحی کے ساتھ اس کے معجزات پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کو قصے کہانیاں قرار دیتے ہیں۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی صورت میں نبی ماننے کیلئے تیار ہیں جبکہ مرزا غلام احمد کو بھی نبی مانا جائے ورنہ ان کے نزدیک نہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہیں اور نہ دین اسلام دین ہے: مرزا غلام احمد لکھتے ہیں۔

"وہ دین دین نہیں اور نہ وہ نبی نبی ہے جسکی متابعت سے انسان خدا تعالیٰ سے اس قدر نزدیک نہیں ہو سکتا کہ مکالمات الہیہ سے مشرف ہو سکے وہ دین لعنتی اور قابل نفرت ہے جو یہ سکھاتا ہے کہ صرف چند منقول باتوں پر یعنی اسلامی شریعت پر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ نا قل انسانی ترقیات کا انحصار ہے اور وحی الٰہی آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئی ہے۔ ...... سو ایسا دین بہ نسبت اسکے کہ اس کو رحمانی کہیں، شیطانی کہلانے کا زیادہ مستحق ہے"۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۳۹)

"یہ کس قدر لغو اور باطل عقیدہ ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وحی الٰہی کا دروازہ ہمیشہ کیلئے بند ہو گیا اور آئندہ کو قیامت تک اس کی کوئی بھی امید نہیں۔ صرف قصوں کی پوجا کرو۔ پس کیا ایسا مذہب کچھ مذہب ہو سکتا ہے جس میں براہ راست خدا تعالیٰ کا کچھ بھی پتہ نہیں لگتا ..... میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس زمانے میں مجھ سے زیادہ بیزار ایسے مذہب سے اور کوئی نہ ہو گا۔ میں ایسے مذہب کا نام شیطانی مذہب رکھتا ہوں نہ رحمانی"۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۸۳)

مرزا صاحب کی مندرجہ بالا دونوں عبارتوں سے واضح ہے کہ اگر مرزا صاحب پر وحی الٰہی کا نزول تسلیم نہ کیا جائے تو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت بھی ان کے نزدیک باطل ہے اور دین اسلام محض قصوں کہانیوں کا مجموعہ ہے۔ مرزا صاحب ایسے اسلام کو لعنتی شیطانی اور قابل نفرت قرار دے کر اس سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ بلکہ سب دہریوں سے بڑھ کر اپنے دہریہ ہونے کا اعلان کرتے ہیں۔ مسلمانوں کو نظر عبرت سے دیکھنا چاہیے کیا اس سے بڑھ کر کوئی کفر و الحاد اور زندقہ و بد دینی ہو سکتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دین اسلام کو اس طرح پیٹ بھر کر گالیاں نکالی جائیں۔

(۴) مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم "محمد رسول اللہ" ہیں۔ لیکن مرزا غلام احمد قادیانی نے اشتہار "ایک غلطی کا ازالہ" میں اپنے الہام کی بنیاد پر یہ دعویٰ کیا ہے کہ وہ خود "محمد رسول اللہ" ہے نعوذ باللہ چونکہ قادیانی، مرزا غلام احمد کی "وحی" پر قطعی ایمان رکھتے ہیں۔ اس لئے وہ مرزا آنجہانی کو "محمد رسول اللہ" مانتے ہیں اور جو شخص مرزا کو "محمد رسول اللہ" نہ مانے اسے کافر سمجھتے ہیں۔

(۵) قرآن کریم اور احادیث متواترہ کی بنا پر مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمانوں پر اٹھایا گیا اور وہ قرب قیامت میں نازل ہو کر دجال کو قتل کریں گے۔ لیکن مرزائیوں کا عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی عیسیٰ ہے، اور قرآن و حدیث میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کی جو خبر دی گئی ہے اس سے مراد غلام احمد قادیانی ہے۔

قادیانیوں کے اس طرح کے بے شمار زندیقانہ عقائد ہیں۔ جن پر علمائے امت نے بہت سی کتابیں تالیف فرمائی ہیں اس لئے مرزائیوں کا کافر و مرتد اور ملحد و زندیق ہونا روز روشن کی طرح واضح ہے۔

مسائل

چہارم: نماز جنازہ صرف مسلمانوں کی پڑھی جاتی ہے۔ کسی غیر مسلم کا جنازہ جائز نہیں قرآن کریم میں ہے۔

ولا تصل علی احد منھم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ انھم کفروا باللہ ورسولہ وماتوا وھم فاسقون (التوبہ ۸۴)

اور ان میں کوئی مر جائے تو اس (کے جنازہ) پر کبھی نماز نہ پڑھیے اور نہ (دفن کیلئے) اسکی قبر پر کھڑے ہوجیے (کیونکہ) انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا ہے اور وہ حالت کفر ہی میں مرے ہیں۔

اور تمام فقہاء امت اس پر متفق ہیں کہ جنازہ کے جائز ہونے کیلئے شرط ہے کہ میت مسلمان ہو غیر مسلم کا نہ جنازہ ہے نہ اسکے لئے دعائے مغفرت کی اجازت ہے۔ اور نہ اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا ہی جائز ہے

ان تمہیدات کے بعد اب بالترتیب سوالوں کا جواب لکھا جاتا ہے:

(۱) جن مسلمانوں نے مرزائی مرتد کا جنازہ پڑھا ہے اگر وہ اس کے عقائد سے ناواقف تھے تو انہوں نے برا کیا اس پر ان کو استغفار کرنا چاہیے کیونکہ مرزائی مرتد کا جنازہ پڑھ کر انہوں نے ایک ناجائز فعل کا ارتکاب کیا ہے۔

اور اگر ان لوگوں کو معلوم تھا کہ یہ شخص مرزا غلام احمد کو نبی مانتا ہے۔ اسکی "وحی" پر ایمان رکھتا ہے۔ اور عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کا منکر ہے۔ اس علم کے باوجود انہوں نے اس کو مسلمان سمجھا اور مسلمان سمجھ کر ہی اس کا جنازہ پڑھا تو ان تمام لوگوں کو جو جنازہ میں شریک تھے۔ اپنے ایمان اور نکاح کی تجدید کرنی چاہیے، کیونکہ ایک مرتد کے عقائد کو اسلام سمجھنا کفر ہے۔ اس لئے ان کا ایمان بھی جاتا رہا اور نکاح بھی باطل ہوگیا۔ ان میں سے کسی نے اگر حج کیا تھا تو اس پر دوبارہ حج کرنا بھی لازم ہے:

یہاں یہ ذکر کرنا بھی ضروری ہے کہ قادیانیوں کے نزدیک کسی مسلمان کا جنازہ جائز نہیں یہاں تک کہ مسلمانوں کے معصوم بچے کا جنازہ بھی قادیانیوں کے نزدیک جائز نہیں چنانچہ قادیانیوں کے خلیفہ دوم مرزا محمود اپنی کتاب "انوار خلافت" میں لکھتے ہیں۔

"ایک اور سوال رہ جاتا ہے کہ غیر احمدی (یعنی مسلمان) تو حضرت مسیح موعود (غلام احمد قادیانی) کے منکر ہوئے اس لئے ان کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہیے لیکن اگر کسی غیر احمدی کا چھوٹا بچہ مر جائے تو اس کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے، وہ تو مسیح موعود کا مکفر نہیں۔"

"میں یہ سوال کرنے والے سے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ بات درست ہے تو پھر ہندوؤں اور عیسائیوں کے بچوں کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا جاتا۔ کتنے لوگ ہیں جو ان کا جنازہ پڑھتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جو ماں باپ کا مذہب ہوتا ہے شریعت وہی مذہب بچے کا قرار دیتی ہے پس غیر احمدی کا بچہ غیر احمدی ہوا۔ اس لئے اس کا جنازہ بھی نہیں پڑھنا چاہیے۔

پھر میں کہتا ہوں کہ بچہ گنہگار نہیں ہوتا۔ اس کو جنازے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ بچہ کا جنازہ تو دعا ہوتی ہے اس کے پسماندگان کیلئے اور اس کے پسماندگان ہمارے نہیں بلکہ غیر احمدی ہوتے ہیں اس لئے بچے کا جنازہ بھی نہیں پڑھنا چاہیے۔"

(انوار خلافت ص ۹۳)

اخبار الفضل مورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۲۲ء میں مرزا محمود کا ایک فتویٰ شائع ہوا کہ:

"جسطرح عیسائی بچے کا جنازہ نہیں پڑھا جا سکتا۔ اگرچہ وہ معصوم ہی ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک غیر احمدی کے بچے کا بھی جنازہ نہیں پڑھا جا سکتا"

چنانچہ اپنے مذہب کی پیروی کرتے ہوئے چوہدری ظفر اللہ خاں نے قائداعظم کا جنازہ نہیں پڑھا۔ اور منیر انکوائری عدالت میں جب اسکی وجہ دریافت کی گئی تو کہا۔

"نماز جنازہ کے امام مولانا شبیر احمد عثمانی احمدیوں کو کافر، مرتد اور واجب القتل قرار دے چکے تھے اس لئے میں اس نماز میں شریک ہونے کا فیصلہ نہ کر سکا جسکی امامت مولانا کر رہے تھے۔"

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت پنجاب ص ۲۱۲)

لیکن عدالت سے باہر جب ان سے یہ بات پوچھی گئی کہ آپ نے قائداعظم کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا تو جواب دیا۔

"آپ مجھے کافر حکومت کا مسلمان وزیر سمجھ لیں۔ یا مسلمان حکومت کا کافر نوکر" (زمیندار، لاہور ۸ فروری ۱۹۵۰ء)

اور جب اخبارات میں چوہدری ظفر اللہ خاں کی اس ہٹ دھرمی کا چرچا ہوا تو جماعت ربوہ کی طرف سے اس کا جواب یہ دیا گیا۔

"جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان پر ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ آپ نے قائد اعظم کا جنازہ نہیں پڑھا۔ تمام دنیا جانتی ہے کہ قائد اعظم احمدی نہ تھے۔ لہٰذا جماعت احمدیہ کے کسی فرد کا ان کا جنازہ نہ پڑھنا کوئی قابل اعتراض بات نہیں"

(ٹریکٹ ۲۲ بعنوان "احراری علماء کی راست گوئی کا نمونہ"۔ ناشر مہتمم نشر و اشاعت انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ)

قادیانیوں کے اخبار الفضل نے اس کا جواب دیتے ہوئے لکھا

"کیا یہ حقیقت نہیں کہ ابوطالب بھی قائد اعظم کی طرح مسلمانوں کے بہت بڑے محسن تھے۔ مگر نہ مسلمانوں نے آپ کا جنازہ پڑھا اور نہ رسول خدا نے" (الفضل ربوہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

کس قدر لائق شرم بات ہے کہ قادیانی تو مسلمانوں کو ہندوؤں سکھوں اور عیسائیوں کی طرح کافر سمجھتے ہوئے نہ ان کے بڑے سے بڑے آدمی کا جنازہ پڑھیں اور نہ ان کے معصوم بچوں کا۔ کیا ایک مسلمان کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ قادیانی مرتد کا جنازہ پڑھے؟ کیا اسکی غیرت اس کو برداشت کر سکتی ہے؟

۲۔ جب یہ معلوم ہوا کہ قادیانی، کافر و مرتد ہیں تو اسی سے یہ بھی

واضح ہو جاتا ہے کہ کسی مسلمان لڑکی کا نکاح مرزائی مرتد سے نہیں ہو سکتا۔ بلکہ شریع اسلام کی رو سے یہ خالص زنا ہے۔ اگر کسی مسلمان نے لاعلمی اور بے خبری کی وجہ سے کسی مرزائی کو لڑکی بیاہ دی ہے تو اس کا فرض ہے کہ علم ہو جانے کے بعد اپنے گناہ سے توبہ کرے۔ اور لڑکی کو قادیانیوں کے چنگل سے واگزار کرائے۔

واضح رہے کہ مرزائیوں کے نزدیک مسلمانوں کی وہی حیثیت ہے جو ہمارے نزدیک یہودیوں اور عیسائیوں کی ہے۔ مرزائیوں کے نزدیک مسلمانوں سے لڑکیاں لینا تو جائز ہے۔ لیکن مسلمانوں کو دینا جائز نہیں، مرزا محمود کا فتویٰ ہے۔

"جو شخص اپنی لڑکی کا رشتہ غیر احمدی لڑکے کو دیتا ہے میرے نزدیک وہ احمدی نہیں کوئی شخص کسی کو غیر مسلم سمجھتے ہوئے اپنی لڑکی اس کے نکاح میں نہیں دے سکتا

سوال: جو نکاح خواں ایسا نکاح پڑھائے اس کے متعلق کیا حکم ہے۔

جواب: ایسے نکاح خواں کے متعلق ہم وہی فتویٰ دیں گے جو اس شخص کی نسبت دیا جا سکتا ہے جس نے ایک مسلمان لڑکی کا نکاح ایک عیسائی یا ہندو لڑکے سے پڑھ دیا ہو۔

سوال: کیا ایسا شخص جس نے غیر احمدیوں سے اپنی لڑکی کا رشتہ کیا ہے وہ دوسرے احمدیوں کو شادی میں مدعو کر سکتا ہے۔

جواب: ایسی شادی میں شریک ہونا بھی جائز نہیں"

(اخبار الفضل قادیان ۲۳ مئی ۱۹۲۱ء)

پس جسطرح مرزا محمود کے نزدیک وہ شخص مرزائی جماعت سے خارج ہے جو کسی مسلمان لڑکے کو اپنی لڑکی بیاہ دے۔ اسی طرح وہ مسلمان بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے جو قادیانیوں کے عقائد سے واقف ہونے کے بعد کسی مرتد مرزائی کو اپنی لڑکی دینا جائز سمجھے۔ اور جسطرح مرزا محمود کے نزدیک کسی مرزائی لڑکی کا نکاح کسی مسلمان لڑکے سے پڑھانا ایسا ہے جب کہ کسی ہندو یا عیسائی سے۔ اسی طرح ہم کہتے ہیں کہ کسی مرزائی مرتد کو داماد بنانا ایسا ہے جیسے کسی ہندو سکھ۔ چوہڑے کو داماد بنایا جائے۔

۳۔ کسی مسلمان کے لیے مرزائی مرتدین کے ساتھ مسلمانوں کا سا سلوک کرنا حرام ہے۔ ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا۔ کھانا پینا۔ ان کی شادی غمی میں شرکت کرنا یا ان کو اپنی شادی غمی میں شریک کرنا حرام اور قطعی حرام ہے۔ جو لوگ اس معاملے میں رواداری سے کام لیتے ہیں وہ خدا و رسول کے غضب کو دعوت دیتے ہیں ان کو اس سے توبہ کرنی چاہیئے اور مرزائیوں سے اس قسم کے تمام تعلقات ختم کر دینے چاہئیں۔ قادیانی خدا و رسول کے دشمن ہیں اور خدا و رسول کے دشمنوں سے دوستانہ تعلق رکھنا کسی مومن کا کام نہیں ہو سکتا۔ قرآن مجید میں ہے۔

لا تجد قوما یؤمنون

باللہ والیوم الاخر یوادون	جو لوگ اللہ پر اور قیامت کے دن
من حاد اللہ ورسولہ ۔ ولو کانوا	پر پورا پورا ایمان رکھتے ہیں آپ
اٰباءھم او ابناءھم او اخوانھم	اُن کو نہ دیکھیں گے کہ ایسے شخصوں
او عشیرتھم اولٰئک کتب فی	سے دوستی رکھتے ہیں جو اللہ و
قلوبھم الایمان وایدھم بروح	رسول کے برخلاف ہیں گو وہ ان
منہ ویدخلھم جنت تجری	کے باپ، یا بیٹے یا بھائی یا کنبہ ہی
من تحتھا الانھر خلدین	کیوں نہ ہوں ان لوگوں کے دلوں

(باقی صفحہ ۲۲ پر)

کاروانِ ختم نبوت

- قادیانی مردوں کی تدفین کا مسئلہ
- حکومت سے اپیل
- مطالبات
- مولانا اللہ وسایا کا وضاحتی بیان

ربوہ:

ربوہ سے مولانا اللہ وسایا تحریر فرماتے ہیں کہ ۱۴ اگست کے اخبارات میں قادیانیوں کے ہیڈ کوارٹرز ربوہ سے ان کے انچارج نے ایک گمراہ کن خبر شائع کرائی ہے کہ ربوہ ریلوے پھاٹک [illegible] کے قریب کوارٹروں میں گرائی جانے والی مسجد نہیں، تھڑا تھا۔ جو نماز پڑھنے کے لئے ہماری جماعت نے بنایا تھا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت ربوہ زون کے صدر مولانا خدا بخش، سیکرٹری جنرل مولانا اللہ وسایا نے اپنے وضاحتی بیان میں کہا ہے کہ یہ بالکل غلط ہے کہ یہ مسجد قادیانیوں کی تھی بلکہ واقعہ یہ ہے کہ قیام پاکستان سے قبل ریلوے لائن جب بچھائی گئی تو پھاٹک کے ریلوے عملہ نے یہ تھڑا نما مسجد بنائی۔ تقسیم کے بعد جب ربوہ کی بیش قیمت اراضی جنرل موڈی انگریز نے انگریز کی خوشامد کے صلہ میں قادیانیوں کو کوڑیوں کے بھاؤ میں ۹۰ سالہ لیز پر دی۔ اس وقت بھی یہ تھڑا نما مسجد مسلمانوں کے پاس تھی۔ آج تک اس میں نماز پڑھنے والا ریلوے کا عملہ مسلمان ہے۔ مرزائیوں کے پراپرٹی ڈیلروں کو پریشانی یہ تھی کہ اس پلاٹ میں مسجد واقع ہونے کی وجہ سے یہ پلاٹ کوئی قادیانی نہ خریدتا تھا چنانچہ پراپرٹی ڈیلروں نے مسلمانوں کی جامع مسجد محمدیہ کے امام قاری شبیر احمد عثمانی سے کہا کہ اس تھڑا نما مسجد کی جگہ ہم دوسری جگہ مسلمانوں کو دیتے ہیں، یہ مجبوری ہے تاکہ یہ پلاٹ بک جائے۔ اس پر قاری صاحب نے کہا کہ جہاں مسلمان مسجد کی نیت سے عبادت کرتے ہوں وہ جگہ مسجد ہی ہے اس کے تبادلے یا گرانے کا کوئی بھی مجاز نہیں انہوں نے اہل اسلام کا عندیہ معلوم کرکے وہاں پر اپنی جماعت کا لنگر خانہ بنانا شروع کر دیا مگر مسجد کو نہ ہٹایا۔ جب لنگر خانہ کی تعمیر مکمل ہوگئی تو ایک گہری سازش کے تحت اس کو برستی بارش میں گرا دیا۔ اس پر قاری شبیر احمد عثمانی نمائندہ مجلس تحفظ ختم نبوت نے تھانہ جاکر رپورٹ درج کرائی۔ اس سے قبل قاری صاحب اعلیٰ حکام کو درخواستوں کے ذریعے حقیقت حال سے باخبر کر چکے تھے۔ چنانچہ ڈی۔ ایس۔ پی صاحب چنیوٹ ایس۔ ایچ۔ او ربوہ گارڈ لے کر وہاں پہنچے اور قادیانیوں کے خلاف مسجد گرانے کا مقدمہ قائم ہو گیا مجلس کے ان راہنماؤں نے اس وضاحت کے بعد کہا کہ یہ جگہ تقسیم سے قبل مسجد کے طور پر مسلمان استعمال کرتے رہے ہیں اور اب تک مسلمانوں کے پاس ہے۔ قادیانی مساجد کو گرا کر ملک عزیز میں بدامنی پھیلانا چاہتے ہیں حکومت کو فوری طور پر ان کی سازشوں کا نوٹس لینا چاہیئے۔

بہاولپور:

بخدمت جناب جنرل محمد ضیاء الحق صاحب صدر مملکت، وفاقی وزیر صحت

ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ ایک اہم گزارش عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ قائداعظم میڈیکل کالج بہاولپور کے ہاسٹل برائے طالبات کی سپرنٹنڈنٹ مس خدیجہ عارف کا تعلق قادیانی فرقہ سے ہے۔ گزشتہ دنوں جب طالبات کو علم ہوا تو طالبات میں زبردست اشتعال پایا جاتا تھا۔

مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کی طرف سے شہر کی اہم جامع مساجد میں احتجاجی قراردادیں منظور کی گئیں۔ انتظامیہ نے مسئلہ کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے خدیجہ عارف کو اس عہدہ سے تبدیل کر دیا۔ لیکن اس کے قائم مقام متعصب ترین قادیانی ڈاکٹر کیپٹن مبارک احمد کو دو گھنٹہ کے لئے اس عہدہ پر فائز کر دیا جس کی وجہ سے طلباء اور طالبات میں زبردست اشتعال پایا جاتا ہے۔ قبل ازیں کہ یہ مسئلہ کوئی نازک پوزیشن اختیار کرے۔ مسلمان طلباء اور طالبات کے احساسات کو مدنظر رکھتے ہوئے

موصوف کو اس اہم عہدہ سے علیحدہ کیا جائے۔ بصورت دیگر تمام تر ذمہ داری انتظامیہ کے سر ہو گی۔

خیر اندیش، محمد اسماعیل شجاع آبادی

انچارج شعبہ تبلیغ مجلس تحفظ ختم نبوت، بہاولپور

نواب شاہ:

قرارداد مذمت

مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ کی مرکزی کمیٹی کے ایک ہنگامی اجلاس میں مندرجہ ذیل قراردادیں مورخہ ۲۰/۸/۸۲ جمعہ منظور کی گئیں۔

۱۔ لوہار روڈ شہر کی محمدی مسجد میں پولیس کارروائی سے جبراً لاٹھی چارج اور مشین گنوں سے اندھا دھند فائرنگ اور مسلمانوں پر آنسو گیس کے استعمال کرنے کی اور مسجد کی بے حرمتی جیسے بھیانک ناقابل برداشت جرائم کے ارتکاب کی شدید مذمت کی گئی اور موجودہ حکومت سے پرزور احتجاجی مطالبہ کیا گیا ہے کہ اس افسوسناک واقعہ کی عدالتی تحقیقات کرا کر ارتکاب جرم کرنے والے افراد کو پوری پوری سزا دی جائے

۲۔ قادیانیوں کی جملہ خلاف شریعت سرگرمیوں پر مکمل پابندی عائد کر کے پورا پورا عمل درآمد کرایا جائے تاکہ آئندہ کوئی قادیانی شعائر اسلام کی بے حرمتی کرنے کی بالکل جرأت نہ کرے۔

۳۔ تمام گرفتار شدگان مجاہدین ختم نبوت کو غیر مشروط طور پر جلد از جلد رہا کیا جائے۔ اور ان کے خلاف جو بھی مقدمات ہیں جملہ واپس لئے جائیں نیز یہی مذکورہ بالا قراردادیں مندرجہ ذیل مساجد میں بھی منظور کی گئیں

۱۔ مسجد عمر فاروق محلہ گول مارکیٹ ۲۔ مکی جامع مسجد پرانا نواب شاہ)

۳۔ اور مدینہ مسجد منوآباد کے جملہ ائمہ اور جماعتیوں نے اس جانگداز سانحہ کی شدید مذمت کی ہے

امیر مجلس تحفظ ختم نبوت۔ نواب شاہ

کنری:

ہمارا مطالبہ ہے کہ غیر مسلم اقلیت قادیانی اپنے مردوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرتے ہیں۔ اور حالیہ ۷ اگست ۱۹۸۲ء کو ایک عورت کو بھی مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا ہے جس کی وجہ سے مسلمانوں کے جذبات کافی مشتعل ہو رہے ہیں۔

قادیانی غیر مسلم اقلیت ہیں اور ان کا کوئی حق نہیں ہے کہ وہ اپنے مردوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کریں۔ اس سال بہاولپور اور کراچی میں بھی قادیانیوں نے اپنے مردے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کئے تو مسلمانوں کے احتجاج پر کئی دنوں کے بعد ان کو نکالا گیا۔ لہٰذا ہم آپ سے اپیل کرتے ہیں کہ ان کو اس اقدام سے باز رکھا جائے اور ان کے مردے کو مسلمانوں کے قبرستان میں سے نکالا جائے۔ اور آئندہ کے لئے دفن کرنے سے روکا جائے۔ ورنہ مسلمانوں کے جذبات مشتعل ہو گئے تو پھر تمام تر ذمہ داری انتظامیہ پر ہوگی۔ اس لئے آپ سے التماس ہے کہ قادیانیوں کو اس اقدام سے روکا جائے۔ اور ان کے لئے متبادل مرگھٹ منتخب کیا جائے۔ مسلمانوں کے قبرستان میں ان کے مردوں کو دفنانا قانوناً و شرعاً ناجائز ہے۔ لہٰذا ان کو علیحدہ مرگھٹ دے کر مسلمانوں کے قبرستان میں ان کو مردے دفن کرنے سے روکا جائے۔

والسلام!

اہلیان کنری پاک۔ ضلع تھرپارکر، سندھ۔

بقیہ: ربوہ کانفرنس

آرام کی اور پانی کی پوری سہولتیں نہیں ہیں سندھ، بلوچستان، سرحد کراچی اور پنجاب کے گوشے گوشے سے ساتھی آئے ہوئے ہیں میں انکو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ یہ کانفرنس یہاں اتنی آسانی سے نہیں منعقد ہو رہی اس کانفرنس کے انعقاد کیلئے کم از کم آپ لوگوں کو چالیس پچاس سال قربانیاں دینا پڑی ہیں۔ لاہور کی سڑکیں آج بھی بولتی ہیں اور گواہی دیتی ہیں کہ یہاں محمد عربی ﷺ کے دس ہزار جانثاروں فداکاروں کی جانوں کے لاشے تڑپے تھے اور انہوں نے جانیں دی تھیں۔

(جاری ہے)

بقیہ: افادات عارفی

ہر کروہ بات دوسروں کو پہنچانے کی فکر میں لگ جاتا ہے اور اس میں ایک قسم کی شگفتگی پیدا ہو جاتی ہے۔

(یہی باطنی بلوغ کی علامت ہے)

قومی اخبارات کا مطالعہ

گزارش احوال واقعی

قادیانیوں کے بارے میں مغربی افریقہ کی سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد "نوائے وقت" ۱۳ ستمبر میں شائع ہونے والے ایک اداریہ شذرے کے جواب میں بہت سے قادیانی دوستوں نے ہمیں جلی کٹی سنائی ہیں اور پوچھا ہے کہ آپ کیسے مسلمان ہیں جو مسلمانوں کو ہی غیر مسلم قرار دلوانے پر خوش ہیں اور مشورہ دے رہے ہیں کہ افریقہ کے دوسرے ممالک میں بھی ایسے مقدمات دائر کر کے قادیانیوں کا پیچھا کرنا چاہیئے۔ آخر مسلمانوں کو غیر مسلم قرار دلوا کر آپ کون سا کارنامہ سرانجام دینا چاہتے ہیں؟ اس طرح سپین میں قادیانیوں کی عبادت گاہ کو مسجد قرار دینے پر ہمارے اعتراض کے سلسلے میں بھی انہوں نے بے شمار خطوط لکھ کر اپنے ردِ عمل سے آگاہ کیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس وقت ملت اسلامیہ پاکستان کو قادیانیوں کے فتنے سے کہیں زیادہ اہم اور نازک مسائل درپیش ہیں لیکن یہ لوگ چونکہ بزعم خویش ہر وقت اپنی تبلیغ کے نیک کام میں مصروف رہتے ہیں اس لئے یہ ہم فقیروں کو بھی اپنی توجہ کا مرکز بنائے رکھتے ہیں۔ چنانچہ ان کے اخبارات اور رسائل وجرائد اپنے کالموں میں ہمیں یاد کرتے رہتے ہیں اور یہ شکوہ بھی کرتے ہیں کہ نوائے وقت ایسا اخبار اس بکھیڑے میں کیوں پڑ گیا ہے!

ہر شخص یہ جانتا ہے کہ انجمن اشاعت اسلام لاہور اور ربوہ کے قادیانی خاندان نبوت سے شاخیں ہیں۔ اول الذکر "لاہوری احمدی" کہلاتے ہیں اور وہ مرزا صاحب کو نبی نہیں بلکہ صرف مصلح قرار دیتے ہیں۔ اس کے برعکس ربوہ کے "خانوادہ نبوت" سے تعلق رکھنے والے مرزا صاحب کو خدا کا بھیجا ہوا نبی مانتے ہیں۔ ہماری قومی اسمبلی نے ستمبر ۱۹۷۴ء میں ہر دو کو غیر مسلم قرار دے دیا تھا لیکن ان حضرات کا موقف یہ ہے کہ ہم مسلمانوں سے بہتر مسلمان ہیں اور اکثریت کے ہمیں غیر مسلم قرار دے دینے سے کچھ فرق نہیں پڑتا اور مسلمان ہمیں جو مرضی سمجھتے رہیں۔ اس سے ہم کوئی غیر مسلم نہیں ہو گئے۔

پاکستان کے مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے جیسا کہ دنیا بھر کے مسلمانوں کا شروع سے عقیدہ چلا آرہا ہے اور جس کا اعلان مفکر پاکستان علامہ اقبالؒ نے قادیانیوں کے سلسلے میں پنڈت نہرو سے بحث میں بھی کیا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان لائے بغیر کسی مسلمان کا ایمان کامل نہیں ہو سکتا اور اب جو کوئی کسی بھی قسم کا دعویٰ نبوت کرتا ہے وہ جھوٹا، کاذب، کافر اور مرتد ہے۔ ربوہ والے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بجائے نعوذ باللہ مرزا صاحب کی ختم نبوت میں ایمان رکھتے ہیں جب وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم بھی ختم نبوت کے قائل ہیں تو ان کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور یہی وجہ ہے کہ پہلے قادیان اور اب ربوہ میں صرف "خلیفے" آرہے ہیں کوئی نبی نہیں آیا۔ لاہوری حضرات مرزا صاحب کو نبی نہیں صرف مصلح قرار دیتے ہیں حالانکہ مرزا صاحب نے دعویٰ نبوت کیا تھا اور ان کی جھوٹی نبوت پر ایمان لانے والے لوگ بھی خاصی تعداد میں موجود ہیں۔ ظاہر ہے کہ جھوٹی نبوت کے دعویدار کو مصلح ماننے والے بھی انہی کے بھائی بند ہو سکتے ہیں اور انہی کی صف میں شامل ہیں ہم ان کے لئے یہی دعا کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں سیدھی راہ دکھائے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غیر مشروط غلامی میں داخل ہونے کی سعادت سے نوازے۔

ہمارے بزرگ ومہربان دوست م۔ش صاحب سمیت کئی حضرات یہ سوال کرتے رہتے ہیں کہ اب ان لوگوں کا کیا بنے گا جنہیں ہم غیر مسلم قرار دے چکے ہیں۔ ان کے بطور شہری کیا حقوق ہوں گے۔ آیا انہیں سرکاری ذرائع ابلاغ میں اپنے عقیدۂ باطلہ کی تبلیغ و اشاعت کا حق ہوگا؟ اس کا جواب یہی ہے کہ بطور شہری وہ برابر کے شہری ہیں لیکن ان کے حقوق و فرائض وہی ہوں گے جو ایک مسلم یا اسلامی مملکت میں غیر مسلموں کے ہونے چاہئیں۔ ظاہر ہے کہ ایک اسلامی یا مسلم مملکت یا معاشرے میں انہیں مسلمانوں کے ایمان و عقائد یا دین سے کھیلنے کی کھلی چھٹی یا اجازت نہیں دی جا سکتی۔

روزنامہ نوائے وقت کراچی ۲۵ ستمبر ۱۹۸۲ء

اپنا دین اسلام ظاہر کرنے پر مرزا طاہر احمد کو گرفتار کرنے کا مطالبہ

سیالکوٹ ۱۱ اکتوبر (اپ ر) مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ نے صدر جنرل محمد ضیاء الحق سے اپیل کی ہے کہ خود کو مسلمان ظاہر کرنے پر قادیانیوں کے موجودہ خلیفہ مرزا طاہر احمد کو گرفتار کر کے ان پر پاکستان کی حکومت اور آئین سے غداری کے الزام میں سزا دی جائے کیونکہ پاکستان کے آئین میں انہیں واضح طور پر غیر مسلم قرار دیا جا چکا ہے جبکہ جنوبی افریقہ کی سپریم کورٹ نے بھی انہیں غیر مسلم قرار دیا ہے۔ مجلس کی طرف سے جاری ہونے والے ایک پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ مرزا طاہر احمد کے اپنے ہاتھ سے لکھے ہوئے ایک خط کی فوٹو سٹیٹ ان کے ترجمان اخبار "الفضل" میں چھپی ہے جس میں انہوں نے اپنے مذہب کو دین محمد مصطفیٰ اور اسلام تحریر کیا ہے۔ مجلس نے صدر پاکستان سے اپیل کی ہے کہ فوری طور پر ایک صدارتی آرڈیننس جاری کیا جائے جس کے تحت قادیانیوں کو خود کو مسلمان ظاہر کرنے، اپنے مذہب کو اسلام کا نام دینے، قرآن پاک چھاپنے، فروخت کرنے، مفت تقسیم کرنے، مسجد تعمیر کرنے، عبادت گاہ کا نام مسجد رکھنے پر پابندی لگائی جائے۔ پریس ریلیز میں مزید کہا گیا ہے کہ کسی مسلمان کی طرف سے مرزائیت میں شرکت کرنے پر اسے مرتد قرار دیا جائے۔

روزنامہ جنگ لاہور ۱۲ اکتوبر ۱۹۸۲ء

ربوہ کانفرنس، دوسرا اجلاس

ضبط و ترتیب : منظور احمد الحسینی

کانفرنس کا دوسرا اجلاس ظہر کے بعد ٹھیک ۲ بجے قاری ابو ارتقا صاحب کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوا اس کی صدارت حضرت مولانا قاری دین محمد صاحب مہتمم مدرسہ فتح العلوم چنیوٹ نے کی نظم کے بعد تنظیم اہل سنت پاکستان کے مبلغ مولانا یار محمد عابد (اوکاڑہ شریف) نے اپنی جماعت کی طرف سے مجلس کو یقین دلایا کہ ہماری جماعت تحفظ ختم نبوت کے سلسلے میں کسی قربانی سے دریغ نہیں کرے گی۔ نیز کہا کہ آج کا یہ عظیم الشان اجتماع یہاں ربوہ کی سرزمین میں اس جوش و خروش کے ساتھ پہلی مرتبہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام منعقد کیا گیا ہے یہ انتہائی خوشی کی بات ہے کہ غلامان محمد آج اس سرزمین پر اپنے آقا کی نبوت کی عظمتوں کی شان سننے کیلئے تشریف لائے ہیں آپ نے زور دے کر کہا کہ جو خدا کا نبی اور رسول ہوتا ہے وہ گفتار و کردار میں کائنات کے تمام انسانوں میں سب سے اعلیٰ ہوتا ہے جبکہ نام نہاد مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کا کردار اتنا گھٹیا اور متعفن ہے کہ وہ شریف انسان کہلانے کا بھی مستحق نہیں یہ سب کچھ اُن کی کتابوں سے ملتا ہے۔

۲ بجکر چالیس منٹ پر مولانا محمد رفیق جامی مائک پر آئے اور تقریر کرتے ہوئے کہا کہ حضور علیہ السلام آخری نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نبی کسی ماں نے جنا ہی نہیں میرے مدنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا سکہ قیامت تک چلتا رہے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب آسمان سے نازل ہوں گے تو وہ شریعت محمدی کے مطابق فیصلہ کریں گے اور امتی بن کر آئیں گے۔

تین بجنے سے دس منٹ قبل حضرت بخاری کے پرانے رفیق جناب سائیں محمد حیات پسروری نے منظوم نذرانہ عقیدت پنجابی میں پیش کیا اس نظم کا عنوان چھپڑ ساٹھ ستمبر تھا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ تحفظ ختم نبوت تحریک ۱۹۵۳ء کے شہداء کا خون تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء میں رنگ دیا اور مسلمان امتحان میں کامیاب ہوئے قبروں میں جو شہداء ختم نبوت لیٹے ہوئے ہیں آج ان سب کی خوشی کے دن ہیں اور لاتعداد قربانیوں یا درخت اور دو ہزار نے کے آج یہی دن ہیں، مسلمانوں اور قادیانیوں میں فرق سمجھانے کے یہی دو دن ہیں، ختم نبوت کا مسئلہ سمجھانے اور دفاع ملک میری جان جہان کے یہی دو دن ہیں۔

تین بجکر دس منٹ پر جناب حفیظ جالندھری نے اپنا منظوم نذرانہ عقیدت پیش کیا۔

تین بجکر بیس منٹ فاتح ربوہ مولانا خدا بخش صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں نے ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء میں زبردست قربانیاں دیں تمام مسلمانوں کی کوششوں سے یہ مسئلہ حل ہوا اس سے پہلے گورنمنٹ نے ایک آر۔ ایم صاحب کو ربوہ میں مقرر کیا۔ آر۔ ایم کی کچہری کی عدالت میں مولانا محمد شریف جالندھری کے حکم پر جنوری ۱۹۵۳ء میں ظہر اور عصر کی نماز پڑھائی۔ نماز جمعہ پڑھانے کے لئے اُس وقت ہمارے پاس کوئی جگہ نہ تھی جب میں نے پہلا جمعہ کمرہ عدالت میں پڑھایا تو نماز میں صرف ۱۴ مسلمان تھے ڈیڑھ سال تک میں اسی کمرہ عدالت میں نمازیں پڑھاتا رہا آج یہ جو کچھ آپ دیکھ رہے ہیں یہ سب بعد کا سلسلہ ہے۔ آج الحمدللہ ربوہ میں ہزاروں مسلمان ختم نبوت کے پرچم بلند کئے ہوئے ہیں۔ مولانا نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر بھیجے تمام انبیاء و رسول سچے تھے اور انہوں نے سچائی کو پیش کیا تھا۔

ہمارا ایمان ہے کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب قیامت تک کیلئے کوئی دوسرا نبی نہ ہوا ہے نہ ہوگا۔ اور پیدا نہیں ہو سکتا۔ محمد عربی کی نبوت قیامت تک کیلئے ہے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو نبوت کا دعویٰ کرتا ہے وہ کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اور یہ مسلمانوں کا عقیدہ اور ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نبی کی زبان سے جو کلمہ نکلتا ہے وہ یقیناً سو فیصد سچ ہوتا ہے وہ کبھی غلط نہیں ہو سکتا لیکن اس کے برعکس قادیانی نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا اور اپنی کتابوں میں لکھا کہ میرے سچے جھوٹے ہونے کیلئے میری پیشگوئیاں معیار ہیں ان سے بڑھ کر کوئی چیز

نہیں ہے اگر میں اپنی پیشن گوئیوں میں سچا ہوں تو سچا، اور اگر ان میں جھوٹا ہوں تو جھوٹا۔ مسلمانو! میں دعویٰ اور ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ مرزا غلام قادیانی نے جو پیشن گوئیاں کی ہیں وہ سب کی سب جھوٹی نکلیں۔

مثلاً مرزا غلام قادیانی نے لکھا کہ ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں مریں گے کو۔ ساری دنیا جانتی ہے کہ مرزا قادیانی کو ساری عمر مکہ اور مدینہ دیکھنا تو کیا وہاں کی ہوا بھی نہیں لگی اور لاہور میں مرا جبکہ اس کے دونوں راستوں سے نجاست خارج ہو رہی تھی۔

۲۔ علماء نے لکھا تھا کہ دجال جب آئے گا وہ گدھے پر سوار ہوگا۔ مرزا قادیانی نے کہا کہ گدھے سے مراد حقیقی گدھا نہیں بلکہ ریل گاڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عجیب انتقام لیا کہ مرنے کے بعد مرزا غلام قادیانی کی لاش اسی ریل گاڑی (جس کو وہ دجال کا گدھا کہتا تھا) پہ قادیان لیجائی گئی۔

۳۔ علماء نے مرزا قادیانی سے کہا کہ تو کہتا ہے کہ میں "مسیح" ہوں مسیح کی تو حضور پاکؐ نے احادیث میں نشانیاں تبلائی ہیں۔ مثلاً کہ اس کا نام عیسیٰؑ ہوگا۔ اور تیرا نام "غلام احمد" ہے حضرت عیسیٰؑ کی والدہ کا نام مریم ہے۔ لیکن تیری ماں کا نام چراغ بی بی ہے۔ پھر قربان جاؤں اس جعلی نقلی نبی پر جس کی ماں کا نام چراغ بی بی ہو تو اسکے فرشتے ٹیچی ٹیچی ہی ہو سکتے ہیں۔ "حقیقت الوحی" میں اس نے لکھا ہے کہ میرے پاس ایک فرشتہ وحی لیکر آیا میں نے اُس سے پوچھا کہ تیرا نام کیا ہے وہ فرشتہ کہنے لگا میرا نام کچھ نہیں میں نے پھر پوچھا کچھ تو تیرا نام ہوگا اُس نے پھر یہی جواب دیا کہ میرا نام کچھ نہیں پھر میں نے تیسری مرتبہ پوچھا کہ کچھ تو تیرا نام ہوگا۔ کہنے لگا کہ میرا نام ہے "ٹیچی ٹیچی"۔

حدیث میں ہے کہ جب حضرت مسیحؑ تشریف لائیں گے تو وہ دمشق کی جامع مسجد کے مشرقی مینارے پر نزول فرمائیں گے جب مرزا غلام قادیانی سے پوچھا گیا کہ جب تو مسیح ہے تو منارہ پر تیرا نزول ہونا چاہیئے تھا تیاؤ مینار کہاں ہے؟ تو مرزا غلام قادیانی نے فوراً مینارہ بنانے کے بارے میں چندہ وصول کرنے کا اعلان کر دیا۔ یہ بھی عجیب بات ہے خود پہلے اور مینارہ بعد میں۔ حضرت قاضی احسان احمدؒ فرمایا کرتے تھے کہ ایک بھنگی پیشاب کیلئے جاتا تھا تو لوٹے میں سوراخ ہونے کی وجہ سے بھنگی سے پہلے لوٹا فارغ ہو جاتا ایک دن ایسا ہوا دو دن ایسا ہوا، بھنگی بڑا تنگ ہوا ایک دن اس نے کہا یہ لوٹا روزانہ مجھ سے پہلے فارغ ہو جاتا ہے۔ آج میں ایسے کرتا ہوں کہ استنجا پہلے کر لیتا ہوں اور پاخانہ بعد میں کروں گا۔

حضرت قاضی صاحبؒ فرمایا کرتے تھے کہ یہ نام نہاد مرزا بے ایمان بھی ایسا ہی ہے کہ خود تو پہلے آگیا ہے اور مینارہ قادیان میں بعد میں بنایا گیا۔ آخر میں مولانا شجاع آبادی نے ربوہ اور اسکے گردو نواح میں مجلس کی کارگزاریوں کو تفصیل سے بیان فرمایا مولانا کی تقریر کے بعد مولانا منظور احمد شاہ حجازی نے اعلان کرتے ہوئے کہا کہ آج کا دن ہماری خوشی کا دن ہے جتنی خوشی آج پرانے ساتھیوں مثلاً مولانا تاج محمود سائیں محمد حیات، مولانا محمد شریف جالندھری اور مرزا غلام نبی جانباز کو ہے وہ کسی اور کو نہیں ہم اپنے تمام اکابرین کو سلام عقیدت پیش کرتے ہیں اور مرزا غلام نبی جانباز کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ مائک پر آکر اپنی نظم سنائیں۔

مرزا غلام نبی جانباز مائک پر آئے تو انہوں نے مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کو ان الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔

"حضرات کرام! میں آپ حضرات کو خصوصیت کے ساتھ حضرت مولانا خان محمد مدظلہ امیر مجلس اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام اراکین کارکنان اور مبلغین کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ ان کی ہمت، دوڑ دھوپ جدوجہد اور تگ و دو کاوش جو وہ کفر کے مقابلے میں کرتے آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو کامیاب کیا ہے۔ یہ اجتماع پہلا اجتماع ہے جو اس جگہ (ربوہ میں) مجلس والے کر رہے ہیں۔ ۳۴ء میں مجھے قادیان جانے اور وہاں عظیم الشان جلسہ دیکھنے کا موقع خدا تعالیٰ نے عطا فرمایا تھا یا آج مجھے ربوہ میں پہلی مرتبہ مل رہا ہے۔ الحمد للہ اُس دن بھی میں موجود تھا اور آج بھی میں موجود ہوں اُس دن ابتدا تھی اور آج انتہا ہے"۔

اسکے بعد مرزا جانباز نے اپنا منظوم کلام سنایا جس نے سامعین کو گرما دیا نظم کے بعد مولانا عبداللطیف شاہ کوٹیؒ نے بیان کیا آپکے بیان کے بعد محمد شریف منچن آبادی نے نعت سنائی۔

سوا چار بجے مجاہد تحریک ختم نبوت مدیر اعلیٰ ہفت روزہ لولاک **مولانا تاج محمود** مدظلہ مائیک پر آئے اور ایک قادیانیت شکن ولولہ انگیز تقریر کی۔ خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا علماء کرام! اور حضرت بخاریؒ کے قافلے کے فدا کار ساتھیو! دوسرے عزیزو! نوجوانو، بھائیو ربوہ کے اندر جیسا کہ آپ نے پہلے اشتہارات اخبارات میں اور پہلے مقررین سے سنا کہ یہ پہلی کھلی کانفرنس منعقد ہو رہی ہے یہ کانفرنس گرم موسم میں ہے اور "بواد غیر ذی زرع" ایک اُجاڑ اور بنجر دریا کے کنارے جہاں ابھی تک آپ کے شایان شان ٹھہرنے بیٹھنے اور

باقی صفحہ ۱۳ پر

حیات عیسیٰؑ

بسلسلہ حیات عیسیٰ امت کا اجماعی عقیدہ ہے۔

قسط نمبر ۱۰

رفع و نزول عیسیٰ علیہ السلام

کے بارے میں پانچویں صدی کے اکابرین امت کا عقیدہ

از: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

فی القرآن۔ لان الذین الصابئۃ الذین ھم بواسط او حران۔ وینسخ ذلک الشرع شرع القرآن وھؤلا یسألون عن حجۃ القرآن فان انکروھا انکروا نبوۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ونوظروا فیھا الا فی تابید شریعتہ وان اقروا بالقرآن ففیہ ان محمداً صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین وقد تواترت الاخبار عنہ بقولہ لا نبی بعدی ومن رد حجۃ القرآن والسنۃ فھو الکافر (ص ۱۹۲ و ۱۹۳)

جن کا قرآن میں ذکر ہے مذکورہ صابی جو واسط یا حران میں پائے جاتے ہیں یہ شخص قرآن کی شریعت کو منسوخ کردے گا۔ ان لوگوں سے دریافت کیا جائے کہ آیا قرآن حجت ہے یا نہیں اگر وہ اس کے منکر ہوں تو نبوت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے منکر ہوں گے اور ان سے اسی مسئلہ میں گفتگو کی جائے گی ذکر شریعت کے ہمیشہ رہنے کے مسئلے میں اور اگر وہ قرآن کا اقرار کریں تو اس میں تو یہ لکھا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیارشاد بنقل متواتر منقول ہے کہ "میرے بعد کوئی نبی نہیں" اور جو شخص قرآن و سنت کی حجت کو رد کر دے وہ کافر ہے

امام ابونعیم اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

امام حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ الاصفہانی رحمۃ اللہ علیہ (۳۳۰-۴۳۰ھ)

نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کا دیگر انبیاء کرام علیہم السلام سے موازنہ کرتے ہوئے آپؐ کے معجزات کی وسعت و برتری ثابت کی ہے۔ اسی ضمن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کی فوقیت کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

فان قیل فان عیسیٰ علیہ السلام رفع الی السماء قلنا: قد عرض علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم البقاء عند وفاتہ فاختار ما عند اللہ و قربہ علی البقا فی الدنیا فقبضہ اللہ ورفع روحہ الیہ: ولو اختار البقاء فی الدنیا لکان کالخضر والیاس وعیسیٰ علیھم السلام عند اللہ فی سماواتہ وفی عالمہ فی ارضہ: لان عیسیٰ مقیم فی السماء: والیاس والخضر یجولان فی السموات والارضین مع ان

"اگر کہا جائے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو تو آسمان پر زندہ اٹھا لیا گیا؟ ہم کہیں گے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ السلام کو وفات کے وقت دنیا میں زندہ رہنے کی پیشکش کی گئی۔ مگر آپ نے دنیا میں رہنے کی بجائے حق تعالیٰ کے پاس جانے اور اس کے قرب کو ترجیح دی پس اللہ تعالیٰ نے آپ کو قبض کر لیا اور آپ کی روح کو اٹھا لیا ورنہ اگر آپ دنیا میں رہنا پسند کرتے تو آپ بھی حضرت خضر، حضرت الیاس اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کی طرح اللہ تعالیٰ کے پاس آسمانوں میں اور اس کے جہان میں اور اس کی زمین میں ہوتے کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان میں مقیم ہیں۔ اور الیاس و خضر آسمانوں اور زمین میں دورہ کرتے رہتے ہیں دوسرا جواب یہ ہے کہ اگر عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اٹھائے

ختم نبوت ۱۰

مع ان قوماً من امتة نبینا صلی اللّٰہ علیہ وسلم رفعوا کما رفع عیسیٰ علیہ السلام۔ (ص ۲۶۶، ۲۶۷)

گئے تو کیا ہوا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے بہت سے لوگوں کو عیسیٰ علیہ السلام کی طرح اٹھایا گیا۔

امام ابن حزم ظاہریؒ کا عقیدہ

امام ابو محمد علی بن حزم الاندلسی الظاہری (م ۴۵۶ھ) کتاب الفصل فی الملل والاہواء والنحل، میں فرماتے ہیں:۔

وقد صح عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بنقل الکواف التی نقلت نبوته واعلامه وکتابه انه اخبر انه لانبی بعدی الا ماجاءت الاخبار الصحاح من نزول عیسی علیه السلام الذی بعث الی بنی اسرائیل وادعی الیهود قتله وصلبه فوجب الاقرار بهذه الجملة وصح ان وجود النبوة بعده علیه السلام باطل لایکون البتة (ج ۱ ص ۱۲۷)

وہ پوری کی پوری امت جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت، آپ کے معجزات اور آپ کی کتاب کو نقل کیا ہے اسی نے آپ سے یہ بات بھی نقل کی ہے کہ آپ نے خبر دی کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ مگر اس سے وہ عقیدہ مستثنیٰ ہے جس کے بارے میں صحیح احادیث وارد ہوئی ہیں یعنی عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا وہی عیسیٰ علیہ السلام جو بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہوئے تھے اور جن کے بارے میں یہود کا قتل کرنے اور سولی پر چڑھانے کا دعویٰ ہے پس اس عقیدہ پر ایمان لانا واجب ہے اور یہ بات صحیح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت ملنا قطعاً باطل ہے ہرگز نہیں ہو سکتا۔"

دوسری جگہ فرماتے ہیں

وانما عندهم اناجیل اربعة متغایرة من تالیف اربعة رجال معروفین لیس منهما انجیل الا الف بعد رفع المسیح علیه السلام باعوام کثیرة ودهر طویل (ج ۲ ص ۵۵)

عیسائیوں کے پاس چار انجیلیں ہیں جو باہم مختلف ہیں اور چار معروف شخصوں کی تالیف ہیں۔ ان میں کوئی انجیل نہیں۔ مگر وہ عیسیٰ علیہ السلام کے اٹھائے جانے کے کئی سال اور زمانہ طویل کے بعد لکھی گئی۔"

ایک اور جگہ مدعیان نبوت پر رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

هذا مع سماعهم قول اللّٰہ تعالی: "ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین" وقول رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم لانبی بعدی فکیف یستجیز مسلم ان یثبت بعده علیه السلام نبیا فی الارض حاشا ما استثناه رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم فی الآثار المسندة الثابتة فی نزول عیسی بن مریم علیهما السلام فی آخر الزمان۔ (ج ۴ ص ۱۸۰)

حق تعالیٰ کا ارشاد "ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین" اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی: "لانبی بعدی" سننے کے باوجود یہ لوگ ایسی باتیں کرتے ہیں پس کوئی مسلمان اس بات کو کیسے برداشت کر سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد زمین میں کسی نبی کا وجود ثابت کرے، سوائے اس کے جس کو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحیح اور مستند احادیث میں مستثنیٰ کر دیا ہے اور وہ ہے عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کا آخری زمانہ میں نازل ہونا۔"

امام بیہقیؒ کا عقیدہ

امام ابوبکر احمد بن حسین البیہقی (م ۴۵۸ھ) نے اپنے رسالہ "الاعتقاد علی مذہب السلف اہل السنۃ والجماعۃ" میں ایک باب اس عنوان سے قائم کیا ہے۔

باب الایمان بما اخبر عنه رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم فی ملائکة اللّٰہ وکتبه ورسله والبعث بعد الموت والحساب والمیزان والجنة والنار وانهما مخلوقتان معدتان لاهلها وبما اخبر عنه فی حوضه وفی اشراط الساعة قبل قیامها (ص ۹۸)

ان باتوں پر ایمان لانے کا بیان جن کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے اللہ کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، مرنے کے بعد اٹھنے، حساب، میزان، جنت اور دوزخ کے بارے میں، اور وہ یہ کہ جنت اور دوزخ دونوں پیدا ہو چکی ہیں، جنتیوں اور دوزخیوں کے لئے تیار ہیں نیز ان باتوں پر ایمان لانا جن کی آپ نے خبر دی ہے اپنے حوض کے بارے میں اور قیامت قائم ہونے سے پہلے قیامت کی علامات کے بارے میں

اس باب میں دیگر علامات قیامت کے ساتھ دجال کے نکلنے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہو کر دجال کو قتل کرنے کا عقیدہ بھی ذکر کیا ہے۔ (جاری ہے)

تبصرہ

فیصلہ جیمس آباد پر

قسط نمبر ۳

حضرت بنوری (رحمۃ اللہ علیہ) کی ایک یادگار تحریر

از:۔ حضرت مولانا محمد یوسف بنوری نور اللہ مرقدہٗ

اوّل اس عہد کی رو سے لازم ہوگا کہ دین کے تمام اجزاء کو ایک ایک کرکے تسلیم کیا جائے۔ اگر کوئی شخص دین کی کسی ایسی بات کو جس کا ثبوت قطعی ہے[1] نہیں مانتا تو چاہے باقی سارے دین کو مانتا ہو۔ تب بھی وہ مسلمان نہیں کہلائے گا۔ کیونکہ معاہدہ کی کسی ایک شق سے انحراف، معاہدہ کی پوری دستاویز سے انحراف سمجھا جاتا ہے قرآن کریم میں ارشاد خداوندی ہے۔

افتؤمنون ببعض الکتاب و تکفرون ببعض۔ فما جزاء من یفعل ذالک منکم الا خزی فی الحیٰوۃ الدنیا۔ ویوم القیٰمۃ یردون الی اشد العذاب۔ وما اللہ بغافل عما تعملون

پھر کیا ایسا نہیں کہ تم کتاب کے ایک حصہ پر ایمان لاتے ہو اور اس کے ایک حصے سے مکر جاتے ہو۔ تم میں سے جو شخص بھی ایسا کرے گا اس کا بدلہ اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ دنیوی زندگی میں اسے رسوائی نصیب ہو اور قیامت کے دن انہیں سخت ترین عذاب کے حوالے کیا جائے گا۔ اور اللہ بے خبر نہیں ان کاموں سے جو تم کرتے ہو۔"

دوم اس عہد کا دوسرا تقاضا کہ تمام دینی حقائق کو من و عن تسلیم کیا جائے۔ اور ان کے معنی و مفہوم وہی لئے جائیں جو خدا اور رسول کی مراد ہیں اور جو صحابہ کے دور سے آج تک اپنے صحیح تسلسل کے ساتھ نسلاً بعد نسل منتقل ہوتے ہوئے ہم تک پہنچے ہیں اگر ایک شخص الفاظ کی حد تک تو دین کو ماننے کا دعوٰی کرتا ہے لیکن وہ دین کے بنیادی حقائق میں مانی تاویل کرکے ان کی اصل روح کو کچل دیتا ہے۔ اور انہیں ایسے من گھڑت اور عجیب و غریب معنی پہنا تا ہے جو نہ خدا اور رسول کی مراد ہیں۔ نہ صحابہ و تابعین کے زمانہ میں ان کا کبھی تصور کیا گیا۔ نہ اسلام کی بعد کی صدیوں کے علما ان سے آشنا ہوئے تو یہ شریعت کی اصطلاح میں تحریف و الحاد اور زندقہ ہوگا اور یہ کفر کی خبیث ترین قسم ہے یہ شخص کو مانتا نہیں بلکہ دین سے کھیلتا ہے اسی قماش کے لوگوں کے بارے میں فرمایا گیا ہے۔

ان الذین یلحدون فی اٰیاتنا لا یخفون علینا ط افمن

یقیناً یہ جو لوگ ہمارے احکام میں کجروی اختیار کرتے ہیں وہ ہم سے چھپے نہیں رہ

---

[1] دین کی ایسی بات جن کا ثبوت قطعی ہے اور جن کا دین محمدی میں داخل ہونا ہر عام و خاص کو معلوم ہے "ضروریات دین" کہلاتی ہیں۔ "ضروریات" "ضروری" کی جمع ہے جس کے معنی ہیں۔ بدیہی، واضح بالکل ظاہر "ضروریات دین" کے معنی ہوئے۔ وہ امور جن کا جزو دین ہونا بالکل ظاہر واضح اور قطعی ہو۔ ان کے ثبوت میں کوئی خفا نہیں نہ شک و شبہ کی گنجائش ہے۔ "ضروریات دین" کے ذیل وہ ساری چیزیں آجاتی ہیں جن کا ثبوت قرآن مجید، حدیث متواتر اور اجماع امت سے ہو۔ ان تمام امور کا ماننا ایمان کہلاتا ہے۔ اور ان میں سے کسی ایک کا انکار کر دینا صریح کفر ہے اور ان کو توڑ مروڑ کر غلط معنی پر محمول کرنا الحاد اور زندقہ کہلاتا ہے جو کفر کی بدصورت ہے اس موضوع پر جامع ترین تحقیقی کتاب امام العصر مولانا محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف "اکفار الملحدین" جس کا اردو ترجمہ بھی مجلس علمی کراچی نے شائع کر دیا ہے قابل دید ہے خصوصاً علماء و محققین کے استفادے کے لائق ہے۔

تبصرہ

یلقی فی النار خیر امن یأتی آمنا یوم القیمة ، اعملوا ماشئتم ۔ انه بما تعملون بصیر ؕ (حٰم السجدہ ع ۵)	سکتے پس کیا وہ شخص جسے دوزخ میں ڈالا جائے گا بہتر ہے یا وہ شخص قیامت کے دن امن کی حالت میں آئیگا تم جو چاہو کرلو۔ وہ (یعنی اللہ تعالےٰ) تمہارے کرتوتوں کو دیکھ رہا ہے ۔

سوم اس عہد کا تیسرا مقتضیٰ یہ ہے کہ اس عہد و پیمان کے بعد اس سے کوئی ایسا قول و فعل سرزد نہ ہو جو اس عہد کی نفی کرتا ہو۔ اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اسلام کا عہد باندھ لینے کے بعد دوسرے تمام مذاہب و ملل کے عقائد وافکار و نظریات سے کنارہ کشی کرے ۔ اگر ایک شخص اسلام کا دعویٰ کرتا ہے مگر عملاً بت کو سجدہ کرتا ہے ہندوؤں کے مذہبی مراسم بجالاتا ہے، عیسائیوں کی صلیب لٹکاتا ہے یا معاذ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں گستاخی کرتا ہے کسی نبی کی تنقیص کرتا ہے قرآن مجید سے جتک آمیز سلوک کرتا ہے شعائر دین کی بے ادبی کرتا ہے کسی حکم شرعی کا مذاق اڑاتا ہے ایسا شخص اپنے دعوائے ایمانی میں مخلص نہیں بلکہ منافق ہے اور محض اسلام اور مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے اسلام کا ادعا کرتا ہے حق تعالیٰ کا ارشاد ہے ۔

ومن الناس من یقول آمنا باللہ وبالیوم الآخر وما ھم بمؤمنین یخٰدعون اللہ والذین آمنوا (البقرہ ۲۰)	اور بعض لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور آخرت کے دن پر ۔ حالانکہ وہ قطعاً مؤمن نہیں وہ اللہ اور مسلمانوں کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں ۔

الغرض اللہ تعالیٰ کی واحدانیت اور محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ایمان لانے کے معنے یہ ہیں ۔ کہ وہ تمام حقائق جن کا علم ہمیں یقینی ذرائع سے پہنچا ہے ان سب کو تسلیم کرے

۲۔ ان کو بغیر کسی تاویل و تحریف کے من و عن قبول کرے

۳۔ اور اس سے کوئی ایسی حرکت سرزد نہ ہو جس سے اس کے دعوائے ایمانی کی نفی ہوتی ہے کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اس معاہدۂ ایمان کا مختصر متن ہے جو دین کی تمام تفصیلات کو شامل ہے یہ ہے اسلام کی میزان عدل جس سے کسی کے اسلام اور کفر کا فیصلہ کیا جاسکتا ہے ۔

نکتہ دوم : مسلمان اور غیر مسلم کے الگ الگ دائرہ عمل

فاضل جج نے اس نکتہ پر بھی بحث کی ہے کہ آیا عدالت یہ تعین کرسکتی ہے کہ احمدی (مرزائی) مسلمان ہیں یا نہیں! انھوں نے عدالت عالیہ کے فاضل ججوں کے مشاہدات کا حوالہ دیتے ہوئے یہ قرار دیا ہے کہ بعض صورتوں میں عدالت کے لئے یہ تصفیہ ناگزیر ہے مثلاً وراثت ، جائیداد ، منصب ، کسی خانقاہ کی سجادہ نشینی یا پاکستان کے صدارتی انتخاب کی امیدواری کا سوال ہو (وغیرہ وغیرہ) تو عدالت کو یہ تعین کرنا ہوگا ۔ کہ احمدی (مرزائی) مسلمان ہیں یا نہیں ۔

جہاں تک ہماری عدالتوں کا دائرہ اختیار کا تعلق ہے اس کی تشریح تو عدالت عالیہ ہی بہتر کرسکتی ہے لیکن جہاں تک شریعت اسلامیہ کے فیصلے کا سوال ہے اس کی روشنی میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اسلام اور کفر کی لائنیں اپنے نقطہ آغاز ہی سے جدا ہو جاتی ہیں ۔ ہماری شریعت میں ایک لمحہ کے لئے نہ کسی مسلمان سے غیر مسلم کا سا سلوک کیا جاسکتا ہے نہ کسی غیر مسلم کو مسلمان کے حقوق دیئے جا سکتے ہیں ۔ کوئی غیر مسلم [1] نہ سلام و دعا اور مسلمانوں کی دوستی اور موالات کا مستحق نہیں ۔ وہ عزت و تکریم کا مستحق نہیں وہ مرجائے تو اسلامی طریقے کے مطابق اس کا کفن و دفن اور جنازہ جائز نہیں ۔ وہ کسی مسلمان کا وارث نہیں ہوسکتا نہ مسلمان اس کا وارث ہوسکتا ۔ وہ اسلامی عدالت کا جج نہیں بن سکتا نہ اسلامی آئین کی تدوین میں اسے شریک کیا جاسکتا ہے ۔ نہ اسے کسی کلیدی آسامی پر مسلط کیا جاسکتا ہے ۔ نہ وہ مسلمانوں کے کسی مذہبی ادارے کے لئے موزوں ہے ۔ نہ کسی مسلمان عورت سے نکاح کرسکتا ہے نہ کسی مسلمان لڑکی کا ولی بن کر اس کا نکاح کراسکتا ہے ۔ نہ کسی مسلمان یتیم بچے کا متولی ہوسکتا ہے ۔ وغیر ذالک ۔

(جاری ہے)

[1] غیر مسلم سے مراد یہاں وہ تمام لوگ ہیں جنہوں نے نکتہ اول کی تشریح کے مطابق اسلام قبول نہیں کیا ۔ ایسے لوگ خواہ اپنے آپ کو ہزار بار مسلمان کہیں ، لیکن جب تک وہ اپنے غلط نظریات سے توبہ کرکے سیدھے طریقے سے اسلام قبول نہیں کرتے ۔ شریعت کی نظر میں وہ مسلمان نہیں ۔ نہ ان کے ساتھ مسلمانوں کا سا برتاؤ جائز ہے

قادیم تحریر

دینِ مرزا، کفرِ خالص

قسط نمبر ۶

کفریاتِ مرزا

۱ یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے (کشتی نوح حاشیہ ۶۵)

۲۔ افسوس ہے کہ جس قدر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اجتہادات میں غلطی ہیں اس کی نظیر کسی نبی میں نہیں پائی جاتی۔ (اعجاز احمدی ص۲۵)

۳ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔ انجیر کے درخت کو بغیر پھل کے دیکھ کر اس پر بددعا کی اور دوسروں کو کرنا سکھایا اور دوسروں کو یہ بھی حکم دیا کہ تم کسی کو احمق مت کہو مگر خود اس قدر بدزبانی میں بڑھ گئے کہ یہودی بزرگوں کو ولد الحرام تک کہدیا۔

(چشمۂ مسیحی ص۹)

۴۔ ہائے کس کے سامنے یہ ماتم کریں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیشگوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کرے

(اعجاز احمدی ص۱۳/۱۴)

۵۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایک شخص نے جوان کا مرید تھا اعتراض کیا کہ آپ نے ایک فاحشہ عورت سے عطر کیوں ملوایا۔ انہوں نے کہا کہ دیکھ تو پانی سے میرے پاؤں دھوتا ہے اور یہ آنسوؤں سے

(اخبار بدر ۴ مئی ۱۹۰۸ء)

۶ کیا تمہیں خبر نہیں کہ مردانیت جو انسان کی صفات محمودہ میں سے ہے ہیجڑا ہونا کوئی اچھی صفت نہیں ہے جیسے بہرہ اور گونگا ہونا کسی خوبی میں داخل ہونا نہیں۔ ہاں یہ اعتراض بہت بڑا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام مردانہ صفت کی اعلیٰ ترین صفت سے بے نصیب ہونے کے باعث ازواج سے سچی اور کامل حسن معاشرت کا کوئی نمونہ نہ دے سکے۔ (مکتوبات احمدیہ ص۲۸ ج ۳)

۷۔ مسیح کا چال چلن کیا تھا ایک کھاؤ، پیو، شرابی نہ زاہد نہ عابد نہ حق کا پرستار متکبر، خودبین، خدائی کا دعویٰ کرنے والا (مکتوبات احمدیہ ص۱۳ ج ۳)

اس کے علاوہ ازالہ کلاں صفحہ ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، حقیقۃ الوحی ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، دافع البلاء صفحہ ۱۳، ۲۰، ۲۱، حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹ میں مرزا صاحب نے اپنے سڑے ہوئے ستہ اس سے بہت سی گندگیاں نکال کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مقدس ذات و مطہر ناموس پر پھینکنے کی کوشش کی ہے بلکہ اپنے اسلام و انسانیت کو عالم آشکارا کیا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے اولوالعزم پیغمبر جن کو قرآن مجید میں روح اللہ، کلمۃ اللہ، رسول اللہ وجعلنی مبارکاً وجیہاً فی الدنیا والآخرۃ کے الفاظ سے سراہا گیا ہے ان کی شان و ناموس پر جس بد تہذیبی سے ناپاک و شرمناک حملہ کیا گیا ہے اس سے مرزائیت کا اسلام و ایمان خود بخود در گور الطال دفن ہو گیا۔ اب مرزائیت کسی دوسرے ضرب و زد کا شرمندہ احسان نہیں رہا البتہ اس مقولہ مرزا کا اور اضافہ کر لیجئے کہ توہین انبیاء کفر ہے" (نور الاسلام ص۳۴) اگر بوقت ضرورت سند رہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا انکار

دنیائے اسلام کا ہر ہر فرد اس امر سے واقف ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حسب دستور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مردہ زندہ کرنے اور کوڑھیوں کے

قدیم تحریر

اچھا کرنے اور اندھوں کو بینا کرنے کا ایک عظیم الشان معجزہ عنایت فرمایا تھا۔
چنانچہ اس کا تذکرہ قرآن مجید کی سورۃ مائدہ وال عمران میں صاف صاف موجود ہے لیکن مرزا صاحب نے جس تمسخر اور استہزاء سے معجزات بلکہ قرآنی آیات کا انکار کیا ہے اس سے بالیقین معلوم ہوتا ہے کہ آنجہانی علیہ ما علیہ کے دل میں اسلام ایمان کی بالکل روشنی نہیں تھی اور بددینی و بے ایمانی سے تیرہ و تار تھا۔ ملاحظہ فرمائیے لکھتے ہیں۔

۱۔ "عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا اور آپ کے ہاتھ میں سوائے مکر و فریب کے اور کچھ نہیں تھا۔ (انجام آتھم صـ۶ حاشیہ)

۲۔ یہ اعتقاد (معجزے کا) بالکل غلط اور مشرکانہ ہے کہ مسیح مٹی کے پرندے بنا کر اور انہیں پھونک مار کر انہیں سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا بلکہ صرف عمل الترب تھا جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہوگیا یہ بھی ممکن ہے کہ مسیح ایسے کام کے لئے تالاب کی مٹی لاتا ہو جس میں روح القدس کی تاثیر رکھی گئی تھی۔ بہرحال یہ معجزہ صرف ایک کھیل کی قسم سے تھا۔ اور مٹی درحقیقت ایسی مٹی تھی جیسے سامری کا گئو سالہ (ازالہ اوہام کلاں ۱۴۳)

۳۔ اگر یہ عاجز اس عمل (مسمریزم) کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان اعجوبہ نمائیوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا۔ (ازالہ اوہام کلاں صـ۱۴۷)

۴۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ان پرندوں کا پرواز کرنا قرآن سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔ (ازالہ اوہام صـ۳۷)[1]

۵۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین و تذلیل بلکہ آیات قرآنی کا انکار اس سے زیادہ اور کیا ہو سکتا ہے اس لئے تمام مسلمان اور حق پسند حضرات انصاف و غیرت ایمانی کو سامنے رکھ کر فرمائیں کہ کیا ایسے فرد ضال و مضل کو جس نے آیات قرآنی و معجزات انبیاء علیہم السلام کے پائمال کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑا۔ اس کے لئے بھی اسلام کا دروازہ کھل سکتا ہے۔ تو پھر کیوں مرزائیت کے کفر میں شک کیا جاتا ہے

---

[1] اور لطف یہ ہے کہ خود مرزا آنجہانی ایک دوسری جگہ ان پرندوں کی پرواز کو قرآن شریف سے ثابت مانتے ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی چڑیاں باوجودیکہ معجزے کے طور پر ان کا پرواز قرآن کریم سے ثابت ہے مگر پھر بھی مٹی کی مٹی ہی تھی فرمائیے ایسے متضاد و مختلف اقوال کے قائل بھی نبی ہو سکتے ہیں (آئینہ کمالات صـ۹۹)

بقیہ: امام ابن تیمیہ

آسمان پر اٹھا لیا گیا، جیسے مسلمان کہتے ہیں، جیسے کہ نبی کریم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث صحیحہ میں خبر دی ہے، لیکن مسلمان اور بہت سے عیسائی قائل ہیں کہ مسیح صولی نہیں دیئے گئے، بلکہ آسمان پر بلا صولی چڑھ گئے اور مسلمان اور ان کے ہم خیال نصاریٰ قائل ہیں کہ مسیح علیہ السلام زمین پر اترے گا، پہلے قیامت کے اور نزول مسیح علیہ السلام قیامت کی علامات سے ہے جیسے کہ کتاب و سنت اس پر دال ہے:

(الجواب الصحیح صـ۱۹۵ ج ۴)

۸۔ ترجمہ:۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے اور تم ان کی پیروی کرتے اور مجھ کو چھوڑ دیتے تو تم گمراہ ہو جاتے اور عیسیٰ بن مریم علیہ السلام جب اترے گا آسمان سے تو وہ کتاب و سنت کے مطابق عمل کرے گا پس کون سی اور ضرورت ہے باوجود اس کے خضر علیہ السلام وغیرہ کی طرف، حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو بتایا کہ عیسیٰ بن مریم آسمان سے اتریں گے اور مسلمانوں کے ساتھ شامل ہوں گے اور فرمایا کیسے ہلاک ہو سکتی ہے وہ امت جس کی ابتداء میں ہوں اور آخر میں عیسیٰ علیہ السلام

(زیارۃ القبور صـ۵۹)

بقیہ: قادیانی جنازہ

رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ اولئک حزب اللہ الا ان حزب اللہ ہم المفلحون (المجادلہ: ۲۲)

میں اللہ تعالیٰ نے ایمان ثبت کر دیا ہے اور ان (قلوب) کو اپنے فیض سے قوت دی ہے (فیض سے مراد نور ہے) اور ان کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی جنہیں وہ ہمیشہ رہیں گے اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہوگا اور وہ اللہ سے راضی ہوگئے یہ لوگ اللہ کا گروہ ہے خوب سن لو کہ اللہ ہی کا گروہ فلاح پانیوالا ہے۔

(ترجمہ حضرت تھانویؒ)

آخر میں میں یہ بتائے دیتا ہوں کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا لیکن انہوں نے اس فیصلہ کو تسلیم کر کے پاکستان کے غیر مسلم شہری کی حیثیت سے رہنے کا معاہدہ نہیں کیا اس لئے ان کی حیثیت ذمیوں کی نہیں بلکہ محارب کافروں کی ہے اور محاربین سے کسی قسم کا تعلق رکھنا شرعاً جائز نہیں واللہ اعلم

دارالافتاء — الجواب صحیح — ولی حسن رئیس دارالافتاء

محمد یوسف لدھیانوی — جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی ۵

افاداتِ عارفی

ظاہری اور جسمانی بلوغ کی طرح ایک باطنی بلوغ بھی ہے

عارف باللہ
حضرت ڈاکٹر عبدالحی

ضبط و ترتیب
منظور احمد الحسینی

(گذشتہ سے پیوستہ)

توکل کے بہت سے درجات ہیں ایک یہ بھی ہے کہ ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی جائے، جب تم نے اُس کارساز کے سامنے ہاتھ پھیلا دیئے تو یہی توکل ہے کہ تم نے اسی ذات پر بھروسہ کرلیا۔

اور تم جو کہتے ہو کہ رات دن کے مشاغل ہیں بیوی بچوں کے پرورش کے امور میں ہمہ وقت مصروف رہتا ہوں، تو یہ جہادِ زندگی ہے اگر اسی حالت میں انتقال ہو گیا تو شہادت کا درجہ مل گیا۔ اور جو تم کہتے ہو خسر الدنیا والاخرۃ تو تم کو جب یہ احساس ہے کہ ہمارا ہاتھ خالی ہے تو یہ تمہارے لئے بشارت ہے جیسا کہ ارشاد ہے۔ انّ الذین یخشون ربہم بالغیب لہم مغفرۃ واجرٌ کبیر۔

حضرت تھانویؒ نے فرمایا یہ تو نا بیٹے کا جواب ہے بالکل معتبر اور مستند ہے لیکن عادت اللہ یہ ہے کہ جب مومن کا آخری وقت ہوتا ہے تو اس سے دنیا کی جائز محبت بھی سلب کرلی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت کے غلبے ہی میں دم نکلتا ہے یہ کتنی بڑی بشارت ہے۔ سبحان اللہ!

دعا کرو کہ ہمارا اور آپ سب کا دم اسی طرح نکلے ہم غفلت زدہ بندے ہیں مگر اس کے مقبول بندوں سے وابستہ ہیں اللہ تعالیٰ، ہماری غفلتیں اور لغزشیں معاف فرمائے۔

فرمایا:- اللہ تعالیٰ کے سب وعدے سچے ہیں مگر عبدیت کا مقام یہ ہے کہ پھر بھی اُن کی عطا لاانتہا ہے احسانات و انعامات لامتناہی ہیں ہمارا سارا وجود اُن کے انعامات و احسانات کا رہین ہے مگر پاس ہمہ اُن نعمتوں کا شکر ادا کرتے رہو جن کا استحضار ہو جائے اور جن اپنی غفلتوں اور لغزشوں کا استحضار ہو جائے ہمیشہ اُن سے استغفار کرتے رہو۔ یہ کیمیا کا نسخہ ہے۔ اس پر عمل کرتے رہو۔

فرمایا:- ظاہری بلوغ ہے اور ایک باطنی جس طرح بلوغ جسمانی کا علم نہیں ہوتا کہ کب بالغ ہو گیا بلکہ ایک وقت ایسا آتا ہے کہ بلوغ حاصل ہو جاتا ہے اور بلوغ کے آثار ظاہر ہو گئے ہیں۔ ظاہری جسمانی بلوغ کی طرح باطن کا بھی ایک بلوغ ہے جسم انسانی غذا کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح باطن کو بھی غذا کی ضرورت ہوتی ہے۔ غذا باطن کیا ہے وہ دوام و اہتمام مستحبات، نوافل سے کثرت ذکر اللہ سے یہ غذا باطن حاصل کرتا رہتا ہے پھر ایسا وقت آتا ہے کہ قلب اور روح میں صلاحیتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس وقت سالک کو بلوغ کا درجہ حاصل ہوتا ہے اسکو چاہیں تو دوسرے الفاظ میں یوں کہیں کہ نسبت مع اللہ حاصل ہوتی ہے مگر این سعادت بزور بازو نیست۔ ہمیں اہتمام کا حکم ہے نسبت کا عطا ہونا اُن کے کرم پر منحصر ہے۔

سر کت بزم منحصر اُن کے کرم پہ ہے مگر
میری جبیں تو ہو چکی وقف نیاز سنگ در
تم سنگ در پہ آجاؤ وہ جب چاہیں اندر بلالیں۔

فرمایا:- اب رہ گئی باطنی بلوغ کی نشانی، اور پہچان کیا ہے اسکی پہچان یہ ہے کہ تمام اعمال اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے تسلیم و رضا کے ساتھ کرو ان کا خیال کرتے رہیئے جہاں قصور ہو وہاں استغفار کرتے رہیئے تلافی کرتے رہیئے اور ایک دھن میں لگے رہیئے جس دن قلب کے اندر صلاحیتیں درست ہو جائیں گی اور روح کے مدارج ہموار ہو جائیں گے اس وقت خود بخود ایک تقاضا ہمدردی اور دلسوزی کا پیدا ہوتا ہے کہ یہ بات بہت اچھی اور بڑے کام کی ہے کسی اور کو بتا دیتے تو کیا ہی اچھا ہوتا تو یہ جذبہ جب خود بخود پیدا ہونے لگے تو سمجھ لیجئے کہ یہ وقت بلوغ کا ہے۔ ہمدردی اور دلسوزی کا داعیہ پیدا ہو اور یہ ضرور پیدا ہوتا ہے سلوک میں یہ امر بہت ضروری ہے اگر یہ جذبہ اور داعیہ پیدا نہ ہو تو یہ سلسلہ ہی بند ہو جائے۔ کوئی بزرگ بزرگ بننے کے لئے تیاری نہیں ہے لیکن کیا کیا جائے وہ درجہ ہی ایسا اور وہ چیز ہی ایسی ہے کہ انسان بے خود اور بے اختیار ...

باقی صفحہ ۱۳ پر

ہفت روزہ ختم نبوت

رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۲۱۶

بیروت میں فلسطینیوں پر اسرائیل کے انسانیت سوز مظالم پر ایک منظوم

تأثر

مسلم غازی

یہ مسلمانوں پہ اسرائیل کے ظلم و ستم!
شرم اے شاہانِ ملت، شرم اے اہلِ حرم

خونِ مسلماں کا یہاں اس درجہ ارزاں ہو گیا
دیکھتے ہی دیکھتے بیروت ویراں ہو گیا

جو تجھے بیدار رکھتی تھی وہ غیرت کیا ہوئی
اے مسلمان، آج وہ تیری حمیت کیا ہوئی؟

اپنی عظمت خود ترے ہاتھوں سے ہے تاراج کیوں
عیش و عشرت میں مگن ہے اس قدر تو آج کیوں

دندناتے پھر رہے ہیں ترے ملکوں میں یہود
اس قدر کمزور و بے حس ہو گیا تیرا وجود؟

کی گئیں پامال تیری بیٹیوں کی عصمتیں!!
فوجِ صیہونی کے ہاتھوں اُف، یہ تیری ذلتیں

اے مسلماں کیا ہوا وہ جوشِ ایمانی ترا!
تجھ میں کیا باقی نہیں وہ عزمِ قربانی ترا

نام کے ڈنکے تیرے بجتے تھے دنیا میں کبھی
پھول کھلتے تھے قدم سے تیرے، صحرا میں کبھی

ولولہ اک سرفروشی کا وہ تیرے خوں میں تھا
تیری جانبازی کا چرچا گنبدِ گردوں میں تھا

جب تلک سینے میں تیرے گرمیٔ ایماں رہی
لرزہ براندام تجھ سے گردشِ دوراں رہی

وقف کر دے خود کو گر تو دین و ملت کے لئے
رحمتِ حق آئے بڑھ کر تیری نصرت کے لئے